بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

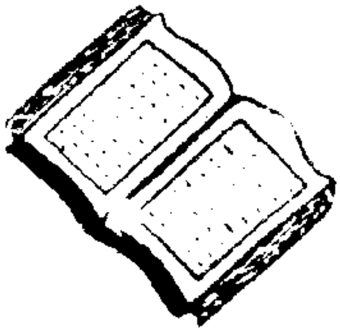

جمال و حسنِ قرآں نورِ جانِ ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے

لو ۵ ۶۹۲

# الفرقان

یعنی

## "مذاہبِ عالم پر نظر"

اگست ۱۹۷۶ء

مدیر مسئول
ابو العطاء جالندھری

# "ربوہ سے تل ابیب تک" کا مسکت جواب

احمدیت کے مخالفین نے ملک بھر میں جھوٹا پروپیگنڈا کر رکھا تھا کہ جماعت احمدیہ کا یہودی حکومت سے کچھ جوڑ ہے انہیں وہیں سے سرمایہ ملتا ہے۔

جناب مولوی محمد یوسف صاحب بنوری نے اس پر ایک رسالہ بھی شائع کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے محترم جناب صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے اس جھوٹے اعتراض کا تاروپود پوری طرح بکھیر دیا ہے اور اس اعتراض کا نہایت مسکت جامع اور مدلل جواب دیا۔ محترم صاحبزادہ صاحب کا مضمون عمدہ کتابت و طباعت کے ساتھ سفید کاغذ پر طبع کرایا گیا ہے ایک سو بیس صفحات پر مشتمل ہے قیمت ڈیڑھ روپے ہے۔

احباب کو چاہیئے کہ اسے تعلیم یافتہ غیر احمدی اصحاب تک بکثرت پہنچائیں۔

(مینجر مکتبہ الفرقان ربوہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم


# الفرقان

ماہنامہ ربوہ

ٹیلی فون نمبر:- ۶۹۲

جلد ۲۶ ○ شمارہ ۸

ظہور ۱۳۵۵ھش

اگست ۱۹۷۶ء

شعبان المعظم ۱۳۹۶ ہجری قمری

مدیر مسئول

ابوالعطاء جالندھری

اعزازی ارکان

صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ... ربوہ

مولانا دوست محمد صاحب شاہد ... ربوہ

خان بشیر احمد خان صاحب رفیق ... لندن

مولوی عطاء المجیب صاحب راشد ایم اے جاپان

سالانہ بدل اشتراک

پاکستان ........ دس روپے

بیرونی ممالک ہوائی ڈاک ........ اسی روپے

" بحری " ........ چالیس روپے


# الفہرست


| مضمون | مضمون نگار |
| --- | --- |
| ● هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ ... (ہمارا موقف) | ایڈیٹر |
| ● یقین محکم (نظم) | جناب چوہدری شبیر احمد صاحب |
| ● شذرات | ایڈیٹر |
| ● دو نظمیں | جناب نسیم سیفی صاحب |
| ● "وہ نبی" اور حضرت مسیح | جناب ملک عبد الکریم صاحب کا لکھر |
| ● حاصل مطالعہ (غیر مبائعین لاہور کی کتاب ... ) | ابوالعطاء |
| ● میرا سفر ایران | ابوالعطاء |
| ● عقیدہ ختم نبوت اور جماعت احمدیہ | جناب مولوی دین محمد صاحب ایم اے |
| ● چند مفید اقتباسات | جناب ملک عبد الجلیل صاحب عشرت |
| ● حضرت مسیح ناصری کی فرضی اور حقیقی موت۔ (انکشاف جدیدہ کی روشنی میں) | جناب شیخ عبد القادر صاحب |


○


## اعلان

جناب نوری کی کتاب "ربوہ سے تل ابیب تک" پر حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کا جامع تبصرہ۔ عمدہ کتابت و طباعت سفید کاغذ۔ قیمت ڈیڑھ روپیہ

ملنے کا پتہ: مکتبہ الفرقان ربوہ

اداریہ

# اُولی الْاَمْر کی اطاعت

# اور

# ہمارا موقف

جماعت احمدیہ محض ایک دینی اور تبلیغی جماعت ہے۔ کوئی سیاسی اور اقتدار پسند گروہ نہیں ہے۔ جماعت کے قیام کا مقصد اور نصب العین حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے اپنی وصیت کے الفاظ میں یوں بیان فرمایا ہے تحریر فرماتے ہیں کہ:-

"خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں۔ کیا یورپ اور کیا ایشیا۔ ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا۔ سو تم اس مقصد کی پیروی کرو۔ مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے۔"

(الوصیت صفحہ ۷)

اس عظیم مقصد کے حصول کے لئے عالمگیر جدوجہد کی ضرورت ہے اور اس سلسلہ میں احمدیوں کو اپنی روحانی قوت کے حصول کے ساتھ ساتھ اپنی جانوں، اپنے مالوں اور اپنے وطنوں کی قربانیوں کا بھی عزم کرنا لازمی ہے۔

قرآن مجید نے تمام مسلمانوں کو یہ ہدایت دی ہے کہ اللہ کی اطاعت کرو۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو اور اولی الامر کی اطاعت کرو۔ اس کی روشنی میں تبلیغ اسلام کرنے والی جماعت کے لئے ضروری ہے کہ سیاسی خرخشوں سے کلیتہً مجتنب رہے اور ملکی حکومتوں سے آزادیٔ مذہب کے مہیا ہونے کی صورت میں پوری طرح تعاون کرے۔ اصل بات یہ ہے کہ تبلیغِ دین کے لئے قیام امن ایک بنیادی ضرورت ہے۔ امن کے بغیر پیغام حق پہنچانا سخت دشوار امر ہے اس لئے انبیاء علیہم السلام ایسے حالات میں اپنے اتباع کو یہی تلقین کرتے رہیں کہ:-

"خدا کا خدا کو دو اور قیصر کا قیصر کو دو!"

بعض شر پسند ان کے اس حکیمانہ مسلک کو عوام کی نظروں میں کھونڈا کر کے پیش کرتے رہتے ہیں۔ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ

علیہ السلام نے اپنی جماعت کو یہی تلقین فرمائی ہے کہ اللہ تعالیٰ، رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور اولی الامر کی اطاعت کرو یہی اللہ کا حکم ہے اور اسی پر عمل ضروری ہے۔ جماعت احمدیہ روزِ اوّل سے اسی موقف پر قائم ہے اور یہی اس کا آج بھی دستور العمل ہے یہ ایک دائمی اصول ہے۔

مخالفین کا اندازِ اعتراض بہت جارحانہ ہوتا ہے۔ اطاعتِ آئین و قانون کو وہ چاپلوسی قرار دیتے ہیں اور تبلیغ آزادئ ضمیر اور حریتِ فکر کے عمل کو بغاوت کہتے ہیں۔ مخالفین کا یہی انداز پہلے ماموروں کے وقت میں بھی رہا ہے اور آج بھی ہے۔

اکوڑہ خٹک کے رسالہ الحق کے مدیر کا شریفانہ انداز ملاحظہ فرمائیں۔ لکھتے ہیں کہ احمدیوں کو اعلان کرنا ہوگا کہ:۔

"ہم مرزا قادیانی کی تعلیم کے مطابق کہ وقت کا حاکم اولی الامر ہے اور اس کی اطاعت فرض ہے"

(جولائی ۱۹۷۶ء صفحہ ۲۹)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو تعلیم ہمیں دی ہے ہم اس کے حرف حرف کو مانتے اور اس پر عمل پیرا ہیں۔ وہ قرآنی تعلیم ہے۔ اسی کی بناء پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمارا نام مسلمان فرقہ احمدیہ قرار دیا ہے۔ اس کے لئے ہم سے کسی نئے اعلان کے مطالبہ کی ضرورت نہیں ہے۔ ظاہر ہے کہ آیت قرآنی میں اطاعتِ الٰہی اور اطاعت رسولؐ کو اطاعت اولی الامر پر مقدم رکھا گیا ہے۔ پس ایسی اطاعت کا مطالبہ درست نہیں ہو سکتا۔ جو اطاعتِ الٰہی اور اطاعت رسولؐ کے خلاف ہو۔ واضح ارشادِ نبوی ہے لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوقٍ فِي مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ نے خطبہ جمعہ میں ارشاد فرمایا ہے:۔

"قرآن کریم نے ہمیں یہ کہا ہے اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم (النساء: ۶۰) اس لئے ہم قانون کی اطاعت کرنے والے ہیں۔ قانون کو ہاتھ میں لینے والے نہیں اور قانون کو توڑنے والے نہیں اور جو صاحبِ قانون ہے یعنی جسے ہم اولی الامر کہتے ہیں اس کی بھی اطاعت کرنے والے ہیں۔"

(الفضل ۲ جولائی ۱۹۷۶ء)

یہ ہمارا واضح موقف ہے ہم اسی کی روشنی میں اولوالامر کی اطاعت کو فرض جانتے ہیں۔ وما علینا الا البلاغ المبین!

# یقینِ محکم

محترم جناب چوہدری شبیر احمد صاحب واقف زندگی

اُن کو ہم سے ہزار نفرت ہو
درد اپنا اثر دکھائے گا

کون تقدیر کے نوشتوں کو
ظلم کے ہاتھ سے مٹائے گا

یاد ہے ہم کو وعدۂ یزداں
آنے والا ضرور آئے گا

دل گرفتہ خزاں سے مت ہونا
آنے والا بہار لائے گا

جھوٹ کی آندھیوں سے حق کا چراغ
بوالہوس کس طرح بجھائے گا

تر ہے میری زباں بحمد و درود
تو مجھے اور کیا سکھائے گا

عشق جس کا مرے خمیر میں ہے
میری بگڑی وہی بنائے گا

جس کے حامی ہوں شاہِ کون و مکاں
کون نیچا اُسے دکھائے گا

عصر کا وقت ہو گیا شبیر
اب مرا درد رنگ لائے گا

# شذرات

## ۱۔ ادارہ اصلاحِ ملّاں کی تجویز

شیعی رسالہ معارفِ اسلام لاہور لکھتا ہے کہ:۔

"سیرت کانگریس کے موقع پر ہم نے تجویز پیش کی تھی کہ اس کی یاد کو تازہ رکھنے کے لئے وفاقی حکومت کو چاہئے کہ وہ ایک "ادارہ اصلاحِ ملّاں" کی بنیاد رکھے۔ اس ادارہ میں فسادی ملاں (چاہے وہ کسی فرقہ کا ہو) کو رکھ کر اس کی برین واشنگ کی جائے اور اسے تربیتی کورس دیا جائے کہ کس طرح دوسرے فرقوں اور ممالک کے باہمی اختلافات کے باوجود ایک دوسرے سے برادرانہ طور پر رہا جا سکتا ہے۔"

(معارفِ اسلام لاہور۔ جون ۱۹۷۶ء ص۲۳)

**الفرقان:** مدیرِ معارف نے یہ وضاحت نہیں فرمائی کہ ان کی اس تجویز کا آخر کیا بنا۔ تجویز تو اچھی معلوم ہوتی ہے۔

## ۲۔ تنسیخِ جہاد کا فتویٰ دے کر خطاب اور زمین انعام میں پائی

کے کردار کے بارے میں شورش کاشمیری لکھتے ہیں:۔

"مولانا نے تنسیخِ جہاد کا موقف اختیار کیا۔ انگریز ایک اہلِ حدیث عالم سے یہ فتویٰ پا کر نہ صرف مسرور و مطمئن ہوئے بلکہ شمس العلماء کا خطاب دیا اور انعام میں اراضی عطا کی۔ حتیٰ کہ گورنر جنرل ہندوستان سے صوبائی گورنر کی سفارش پر اپنی جماعت کے لئے اہلِ حدیث کہلانے کی منظوری حاصل کی۔"

(تحریک ختم نبوت ص۳۹)

**الفرقان:** مولوی صاحب کے اس فتویٰ پر اہلحدیث کا ردِّ عمل کیا ہے؟ اور باقی علماء کیا فرماتے ہیں؟

## ۳۔ دین میں عوام و خواص کے لئے کوئی کشش نہیں

ہفت روزہ المنبر لائلپور لکھتا ہے کہ:۔

"دین کے نام پہ جمع ہونے کی حِس خواص میں تو ایک عرصہ ہوا ختم ہو چکی۔ بنیادی عوام بھی اب اس جانب

دین کے نام ہی عوام و خواص کے لئے کوئی کشش نہیں اور جو معمر بزرگ اس وقت مساجد اور دینی مدارس میں دلچسپی لے رہے ہیں ان کی اکثریت کے نوجوان بچے دین سے بیزار یا کم از کم دین کے لئے ایثار کے جذبے سے محروم ہیں۔"

(المنبر لائلپور صٖ۔ ۲۰ر جولائی ۱۹۷۶ء)

**الفرقان:۔** سوال یہ ہے کہ بے شمار علماء کی موجودگی اور ان کی دھواں دھار تقریروں کے باوجود یہ حالت ہے تو ان کی ناکامی میں کیا شبہ ہے؟

## ۴۔ حضرت عیسےٰؑ کے مثیل

شیعہ رسالہ المنتظر لاہور "مسلک حنفی" کے زیر عنوان رقمطراز ہے کہ:۔

"حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان حضرت امام اعظم کوفی علیہ الرحمۃ کی سی ہے جنہوں نے ورع اور تقویٰ کی برکت اور سنت کی مطابقت کی دولت سے اجتہاد اور استنباط میں وہ درجہ حاصل کیا ہے جس کو دوسرے لوگ نہیں سمجھ سکتے۔

(ہفت روزہ خدام الدین ۱۴ر مئی بحوالہ تعلیمات مجددیہ ص۲۸)

یہ تو وہی بات ہوئی "مارو گھٹنا پھوٹے آنکھ" آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوذر رضوان اللہ علیہ کو زہد و ورع میں مثیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام قرار دیا ہے۔ خدام الدین نے ابو حنیفہ کو مثیل حضرت عیسیٰ قرار دے دیا اور جب قادیانی مرزا غلام احمد کو مثیل کہتے ہیں تو کفر کیوں ہو جاتا ہے؟ اگر یہ کفر ہے تو یہ بھی ........؟"

(المنتظر لاہور۔ ۵ جولائی ۱۹۷۶ء صٖ۱۶)

**الفرقان:** صحیح ہے اگر مثیل مسیح قرار دینا وہاں کفر نہیں تو یہاں کیوں کفر ہے؟

## ۵۔ پاکستان میں ملت اسلامیہ کے تین نئے نعرے

شیعی رسالہ "پیام عمل لاہور" لکھتا ہے:۔

"ملتِ اسلامیہ کا ہمیشہ سے ایک ہی نعرہ رہا ہے اور وہ اللہ اکبر ہے پاکستان میں تین نئے نعرے نعرۂ رسالت نعرۂ حیدری، نعرۂ غوثیہ ایجاد ہوئے ہیں۔ یہ نعرے اللہ اکبر پہ اضافے ہیں۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کی الوہیت کو چیلنج کیا جاتا ہے۔"

(ماہنامہ پیام عمل۔ ماہ اگست ۱۹۷۶ء ص۴)

**الفرقان:** ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کی الوہیت کو چیلنج کرنے کا انجام کیا ہو سکتا ہے

## ۶۔ مولوی انگریز کے خود کاشتہ پودے ہیں

اختر کاشمیری نے ضیاء القاسمی صاحب کا "انتباہ" کے زیر عنوان بریلوی حضرات کے متعلق لکھا ہے:-

"اس گروہ کی ابتدا خیر آباد کے ایک مولوی سے ہوئی۔ وہ انگریز کا معروف ایجنٹ تھا۔ اس کے بعد انگریز نے ایک اور مولوی کو پیدا کیا اور انگریز کے اس خود کاشتہ پودے نے پورے ہندوستان کے علماء کی تکفیر کی۔ اس جماعت کی کتاب "تجانب اہلسنت" ہمارے پاس محفوظ ہے جس میں علامہ اقبال، قائداعظم، مولانا محمد علی جوہر، مولانا حسین احمد مدنی، ابوالکلام آزاد، سید سلیمان ندوی اور علامہ شبلی کی تکفیر کی گئی ہے۔ اس کے بعد اچھرہ کا عمر نامی ایک مولوی اٹھا اس نے مقیاس حنفیت لکھ ڈالی اور اس میں شاہ ولی اللہ کو گمراہ کہہ دیا گیا ہے۔ اسی طرح اس سامری طبقہ کا ہر ایک [illegible] مفتی بن کر اسلام اور عالم اسلام کو ضعف پہنچا رہا ہے۔ مولانا قاسمی نے دعویٰ کیا کہ عبدالستار نیازی اور مولانا شاہ احمد نورانی نے لندن میں جا کر شاہ فیصل کو کافر کہا۔ اس کا ثبوت ڈھاکہ نامی کتابچہ ہے۔"

(ہفت روزہ ایشیا لاہور۔ ۳۰ اپریل / ۶ مئی ۱۹۷۲ء)

**الفرقان:** تکفیر مولویوں کے اعمال کا نہایت بھیانک پہلو ہے۔

## ۷۔ علماء و مشائخ دین کی بیخ کنی میں آلۂ کار

ہفت روزہ المنبر لکھتا ہے:-

"یہاں وسط ایشیا میں مسلمان قوم تباہ نہیں ہوئی۔ اسلام برباد ہوا ہے یہاں مسجدوں کے مسمار کرنے کی نوبت بہت کم آئی ہے۔ بلکہ خود نمازیوں نے ہنسی خوشی خانۂ خدا کو خیرباد کہا اور ہاں یہاں آپ دیکھیں گے کہ ہمارے علماء اور مشائخ اپنی سادہ لوحی اور دنیا کے حالات سے ناواقفیت کی وجہ سے کس طرح دین اور اس کے علمبرداروں کی بیخ کنی میں ناوانستہ آلۂ کار بن جاتے ہیں۔"

(المنبر لائلپور۔ ۱۴ جولائی ۱۹۷۲ء ص ۸)

**الفرقان:** اس قوم کے لئے کتنی حسرت کا مقام ہے جس کے رہنما اس کی تباہی کے سامان کر رہے ہوں۔

# دو نظمیں

جناب نسیم سیفی صاحب

## (۱)

### ماننے والے

نوّے سال کی بات نہیں ہے یہ تو بات پرانی ہے
سب کے ساتھ ہوا ہے ایسا سب کی ایک کہانی ہے
جو ولیوں، رشیوں اور نبیوں کے حالات سے واقف ہیں
یہ حالات کی صورت ان کی تو جانی پہچانی ہے
ہم تو ہیں انجام سے واقف وہ بھی اس پر غور کریں
"ماننے والوں" نے کب اپنی ہار یہاں پہ مانی ہے
"آج تمہارا" "کل ہے ہمارا" آج اور کل میں فرق ہے یہ
کل ہے "زندہ اور پائندہ" "آج بہت ہی فانی ہے"

## (۲)

### نکرہ، معرفہ

جن کو اب کہہ رہے ہیں وہ دشنام
کل کو ہو جائے گا وہ ان کا نام
آسماں کی یہی کرامت ہے
جب کبھی دے زمیں کو پیغام
ذرّہ ذرّہ پکار اُٹھتا ہے
ہائے ہائے یہ مجھ پہ ہے الزام
وقت لیکن ثبوت دیتا ہے
نام نکرہ ہے معرفہ ہے کام
جو حقیقت ہے وہ نہیں گالی
پانے والوں نے بات یہ پالی

# "وہ نبی" اور حضرت مسیحؑ

## عیسائیوں کے پمفلٹ کا واضح جواب

مکرم رانا عبدالکریم خان صاحب کاٹھگڑھی کے قلم سے

پادری صاحبان کی لٹریچر کمیٹی نے اپنے پمفلٹ "وہ نبی" میں لکھا ہے کہ:-

(۱) "آخری نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔ وہ الوہیت سے معمور ہو کر اس دنیا میں آئے اور صلیب پر جان دے کر لوگوں کے گناہوں کا کفارہ ہو گئے۔ آپ کے بعد کسی نبی نے نہیں آنا"

(۲) "میرے مسلم دوست اکثر یہ سوال کرتے ہیں کہ توریت شریف اور انجیل مقدس میں حضرت مسیحؑ کے بعد ایک نبی کی آمد کی پیشگوئی ہے جسے "وہ نبی" کہا گیا ہے۔ آپ لوگ اس پر کیوں غور نہیں کرتے ........ میرے مسلم دوستو!

خدا آپ کا بھلا کرے۔ آپ کو روشنی بخشے۔ میری دوستانہ مشورت یہ ہے کہ آپ کو "یہودیوں" کی کسی غلطی میں شامل اور شریک نہیں ہونا چاہیئے۔ وہ "مدعو" نبی جس کا حضرت موسیٰؑ نے توریت شریف میں ذکر کیا ہے وہ خداوند یسوع مسیح ہی ہے جو الوہیت کی ساری معموری سے مجسّم ہو کر دنیا میں آیا تاکہ دنیا کے گناہگاروں کا واحد اور زندہ نجات دہندہ ہو۔"

اور آخر میں لکھا ہے:-

"مجھے امید ہے کہ میری یہ تھوڑی سی مشورت آپ کے بہت سارے شکوک رفع کرنے کے لئے کافی

فائدہ مند ثابت ہوگی اور آپ "حضرت مسیحؑ" اور "وہ نبی" کو دو الگ الگ شخص خیال کرنے کی غلطی سے پرہیز کریں گے اور اسے اب ایک ہی "واحد شخص" تسلیم کریں گے۔"

جواباً گزارش ہے کہ بائبل سے ثابت ہے کہ یہود تین نبیوں کے خصوصیت سے منتظر تھے (۱) ایلیا نبی (۲) یسوع مسیح (۳) "وہ نبی" یا "مثیل موسیٰ" حواری اور ابتدائی دور کے عیسائی بھی یہی نظریہ رکھتے تھے۔ ملاکی نبی کی کتاب میں ہے:-

"دیکھو خداوند کے بزرگ اور ہولناک
دن کے آنے سے پیشتر میں ایلیا نبی کو
تمہارے پاس بھیجوں گا۔"

(ملاکی ۴ : ۵)

اور مسیحیوں کے نزدیک یہ مسلّم ہے کہ "خداوند کے ہولناک دن" کے آنے سے مراد حضرت یسوع مسیحؑ (یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کی آمد ہے اور ایلیا کی آمد کی پیشگوئی یوحنّا (یعنی حضرت یحییٰ علیہ السلام) کی آمد سے پوری ہو چکی ہے۔ خود حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ایلیا کی بعثت کا مصداق یوحنّا کو قرار دیا ہے۔ جیسا کہ فرمایا:-

"کیوں کہ سب نبیوں اور توریت
نے یوحنّا تک نبوت کی اور چاہو
تو مانو۔ ایلیا جو [illegible] یہی
ہے جس کے سننے کے کان ہوں وہ
سن لے" (متی باب ۱۱ : ۱۳)

صاف ظاہر ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بعثت کے ساتھ دو موعودوں کا ظہور ہو گیا۔ (۱) ایلیا کی آمد، یوحنا یعنی حضرت یحییٰ علیہ السلام کی صورت میں (۲) حضرت عیسیٰ مسیح علیہ السلام کی آمد جنہوں نے ایلیا کے بعد آنا تھا۔ اب رہ گیا (۳) "وہ نبی" یا "موسیٰ کی مانند نبی"۔ اس کے متعلق بائبل میں مندرجہ ذیل پیشگوئی موجود ہے:-

"میں ان کے لئے ان ہی کے بھائیوں
میں سے تیری مانند ایک نبی برپا کروں
گا اور اپنا کلام اس کے منہ میں
ڈالوں گا۔"

(استثناء ۱۸ : ۱۸)

اس پیشگوئی کے مطابق موسیٰ کی مانند نبی آنا ضروری تھا مگر یہ عجیب بات ہے کہ بنی اسرائیل کے کسی نبی نے بھی "موسیٰ کی مانند" نبی ہونے کا دعویٰ نہیں کیا۔ کیونکہ توریت کی پیروی کی وجہ سے وہ سب ایک رنگ میں موسیٰ علیہ السلام کے خلفاء تھے اور یہی وجہ ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کے زمانے تک بھی یہودیوں کو اس نبی کا انتظار چلا آرہا تھا۔ چنانچہ وہ یوحنّا سے دریافت کرتے ہیں کہ کیا تو مسیح ہے تو انہوں نے "اقرار کیا کہ میں مسیح نہیں ہوں" تب انھوں نے اس سے پوچھا تو اور کون ہے؟ کیا تو ایلیا ہے؟ اس نے کہا میں نہیں ہوں۔ آیا تو وہ نبی ہے؟ اس نے جواب دیا۔ نہیں۔

(یوحنّا ۱ : ۲۰، ۲۱)

پوچھنے والوں نے یوحنا سے یہ سوال کیا کہ:

"اگر تو نہ مسیح ہے نہ ایلیاؑ نہ وہ نبیؑ ہے تو پھر بپتسمہ کیوں دیتا ہے"

(یوحنا ۱ : ۲۵)

قارئین کرام آسانی سے سمجھ لیں گے کہ انجیل یوحنا کا یہ مندرجہ بالا اقتباس صاف ظاہر کرتا ہے کہ واقعی خاص طور پر الگ الگ تین شخصیتوں کی آمد کی انتظار تھی (ایلیا، مسیح اور وہ نبی)

بشارتی کمیٹی والوں سے ہم پوچھتے ہیں کہ کیا یوحنا کی انجیل کا یہ بیان غلط ہے؟ اگر انجیل مقدس کا یہ بیان غلط نہیں ہے اور اسے آپ درست تسلیم کرتے ہیں۔ تو آپ کو یہ بھی تسلیم کرنا چاہیئے کہ واقعی اس انجیل میں تین انبیاء علیہم السلام کی یعنی تین الگ الگ شخصیتوں کا واضح ذکر موجود ہے۔ یہ کہنا کہ "وہ موعود نبی جس کا حضرت موسیٰؑ نے توریت شریف میں ذکر کیا ہے وہ خداوند یسوع مسیح ہی ہے" اور یہ کہ "حضرت مسیح" اور "وہ نبی" دو الگ الگ شخصیتیں نہیں بلکہ ایک ہی "واحد شخص" ہے۔ بالکل غلط ہے اور انجیل کے خلاف ہے

علاوہ ازیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے "وہ نبی" والی پیشگوئی کا مصداق اپنے آپ کو کبھی قرار نہیں دیا۔ دوسرے انجیل سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ پطرس وغیرہ حواری جناب مسیح علیہ السلام کے بعد بھی "وہ نبی" کی پیشگوئی کے پورا ہونے کے منتظر تھے۔ (ملاحظہ ہو اعمال ۳ : ۲۱-۲۵، ۷ : ۳۷) اگر حضرت مسیح علیہ السلام ہی "وہ نبی" (یعنی موعود نبی مثیل موسیٰؑ) والی پیشگوئی کے مصداق تھے (اور مسیح اور "وہ نبی" ایک ہی "واحد شخص" تھے) تو پھر حواری اور ابتدائی عیسائی "وہ نبی" کی انتظار کیوں کرتے تھے؟ یہ تو مدعی سست اور گواہ چست والی بات ہوئی۔

بے شک اہل اسلام کے نزدیک حضرت عیسیٰ علیہ السلام واقعی مسیح تھے۔ راستباز نبی تھے۔ لیکن خاص طور پر اس دور کے عیسائیوں کا "وہ نبی" اور دیگر متعدد پیشگوئیوں (جو صراحتاً اور وضاحتاً سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر پوری اترتی ہیں) کا مصداق حضرت عیسیٰ ابن مریم کو ہی قرار دینا حقائق و شواہد کے خلاف ہے اور بے جا سینہ زوری ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اپنا مقام ہے اور سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنا منفرد، مستقل اور عظیم الشان و بے مثال مقام ہے۔

مسیحی دوستو! یہ حقیقت ہے کہ "موسیٰ کی مانند" "وہ نبی" سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں۔ سوائے آپؐ کے کسی نے مثیل موسیٰؑ ہونے کا دعویٰ نہیں کیا۔ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مثیل موسیٰ ہونے کا دعویٰ نہ فرماتے تو بائبل کی یہ پیشگوئی غلط ٹھہرتی۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور نے ہی اس پیشگوئی کو سچا ٹھہرایا ہے جیسا کہ قرآن مجید میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مثیل موسیٰ قرار دیتے ہوئے خدا تعالیٰ فرماتا ہے:-

إِنَّا أَرْسَلْنَا إِلَيْكُمْ رَسُولًا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَا أَرْسَلْنَا إِلَىٰ فِرْعَوْنَ رَسُولًا۔

یعنی ہم نے تمہاری طرف رسول (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) بھیجا ہے جو تم پر گواہ ہے جس طرح ہم نے فرعون کی طرف رسول (موسیٰ علیہ السلام) بھیجا تھا۔

سو بائبل کی مثیل موسیٰ کی آمد کی پیشگوئی کہ:—

"میں ان کے لئے ان کے بھائیوں میں سے تیری مانند ایک نبی برپا کروں گا اور اپنا کلام اس کے منہ میں ڈالوں گا اور جو کچھ میں اسے فرماؤں گا وہ سب ان سے کہے گا اور ایسا ہوگا کہ جو کوئی میری باتوں کو، جنہیں وہ میرا نام لے کے کہے گا نہ سنے گا تو میں اس کا حساب اس سے لوں گا۔"

(استثناء ۱۸ : ۱۸، ۱۹)

کے مصداق حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نہیں ہو سکتے۔ کیوں کہ:—

(۱) اس پیشگوئی میں کہا گیا تھا کہ وہ آنے والا بنی اسرائیل کے بھائیوں میں سے یعنی بنی اسماعیل میں سے ہوگا۔ لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو بنی اسرائیل کے بھائیوں (بنی اسماعیل) میں سے نہیں تھے بلکہ بنی اسرائیل میں سے ہی تھے۔

(۲) جناب مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نہ کبھی موسیٰ کی مانند ہونے کا دعویٰ کیا اور نہ کتاب و شریعت لانے کا بلکہ عیسائی عقیدہ کی رو سے تو شریعت کو لعنت مانا جاتا ہے۔

(گلتیوں $\frac{۳}{۱۲-۱۳}$)

(۳) اس پیشگوئی میں واضح طور پر یہ کہا گیا ہے کہ وہ موعود مثیل موسیٰ ایک نبی ہوگا مگر مسیح کے متعلق تو عیسائی قوم کہتی ہے کہ وہ خدا تھے۔ وہ "الوہیت" سے معمور ہو کر اس دنیا میں آئے۔ اور اگر وہ مسیح کو نبی اور رسول مان لیں تو ان کو "الوہیت مسیح" سے انکار کرنا پڑے گا۔

(۴) اس پیشگوئی میں یہ بھی موجود ہے کہ "جو کچھ میں اسے فرماؤں گا۔ وہ سب ان سے کہے گا" (استثناء $\frac{۱۸}{۱۸}$) مگر جناب مسیح علیہ السلام نے نہ صرف یہ کہ بہت سی باتیں کہی نہ تھیں بلکہ یہ فرمایا تھا کہ تمام سچائی کی راہ بتانے والا "سچائی کا روح" اور "شفیع" میرے جانے کے بعد آئے گا۔ (یوحنا $\frac{۱۶}{۱۲-۱۴}$)

اس سے صاف ظاہر ہے کہ مسیح علیہ السلام پر یہ پیشگوئی پوری نہیں ہوئی۔ بلکہ مسیح کے بعد آنے والے ایک صاحب شریعت نبی کی پیشگوئی بائبل میں موجود ہے۔ ساری سچائی کی راہوں کو ظاہر کرنے والا اور دنیا میں خدا تعالیٰ کی کامل توحید کو پیش کرنے

والا وجود باجود سیّد ولد آدم حضرت محمد مصطفٰے احمد مجتبیٰ صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم ہی ہیں۔ نہ کہ یسوع مسیحؑ۔

## "وہ نبی" کے متعلق بائیبل کی ایک اور عظیم پیشگوئی

بائیبل نے سیدنا حضرت نبی کریم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کی واضح علامات تک بیان کر دی تھیں تاکہ یہود و نصاریٰ کسی قسم کے شک و شبہ میں مبتلا نہ رہیں۔ بائیبل میں ہے:-

"خداوند سینا سے آیا اور شعیر سے
ان پر طلوع ہوا۔ فاران ہی کے
پہاڑ سے وہ جلوہ گر ہوا۔ دس ہزار
قدوسیوں کے ساتھ آیا اور اس کے
داہنے ہاتھ میں ایک آتشی شریعت
ان کے لئے تھی۔"

(استثناء باب ۳۳ آیت ۲)

یہ فاران سے جلوہ گر ہونے والا دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ آنے والا۔ آتشی شریعت اپنے داہنے ہاتھ میں رکھنے والا۔ وہ شریعت جس سے نفس امّارہ کی تمام خباثتیں جل کر خاکستر ہو جاتی ہیں وہی۔ ہاں وہی سیّد ولد آدم حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اس پیشگوئی میں بتایا گیا تھا کہ "وہ نبی" فاران یعنی عرب کے علاقہ سے ظاہر ہوگا (استثناء ۳۳/۲) "فاران" کا عرب میں ہونا خود بائیبل نے وضاحت سے بیان کر دیا ہے جیسا کہ لکھا ہے کہ "اسماعیل اپنی ماں ہاجرہؓ کے ساتھ فاران کے بیابان میں رہتا تھا (پیدائش ۲۱/۲۱) گویا "وہ نبی" اس علاقہ سے مبعوث ہوگا۔ جہاں حضرت اسماعیلؑ اور ان کی والدہ رہتے تھے جو عرب اور حجاز کا ہی علاقہ ہے اور قریش اس ہی بنو اسماعیل (بنی اسرائیل کے بھائی) تھے جن میں سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ جب وہ "وہ فاران سے ظاہر ہوگا تو اس کے ساتھ دس ہزار قدوسی ہوں گے۔ وہ کون تھا جو فاران سے ظاہر ہوا اور اس کے ساتھ دس ہزار قدوسی تھے؟ وہ صرف حضرت محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم ہی تھے جو فتح مکہ کے موقع پر فاران کی پہاڑیوں پر سے ہوتے ہوئے مکہ میں داخل ہوئے تو آپ کے ساتھ دس ہزار مقدس صحابہؓ تھے۔ جس پر تاریخ گواہ ہے

بشارتی کمیٹی کے ممبران عیسائی صاحبان۔ (جنہوں نے رسالہ "وہ نبی" شائع کیا ہے) سے ہم پوچھتے ہیں کہ کیا مسیح علیہ السلام پر یہ پیشگوئی چسپاں ہو سکتی ہے؟ وہ کب فاران سے ظاہر ہوا اور کب ان کے ساتھ دس ہزار قدوسی تھے؟ حضرت مسیحؑ کے ساتھ تو کل بارہ حواری تھے۔ جن میں سے ایک نے مسیح علیہ السلام کو چند [illegible] کے بیچ دیا اور دوسرے نے ان پر لعنت [illegible] (انجیل

بتاتی ہے کہ وہ دس بھی بھاگ گئے۔ اگر وہ قائم ہی رہتے اور بزدلی نہ دکھاتے اور مسیحؑ کو چھوڑ کر نہ بھاگتے تب بھی دس اور دس ہزار میں بہت بڑا فرق ہے اور تورات کہتی ہے وہ (دس ہزار قدسی) اس کے ساتھ ہوں گے مگر مسیح علیہ السلام کے دسوں حواری بھی (مطابق انجیل مقدس) ان کا ساتھ چھوڑ کر بھاگ گئے سو حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام ہرگز ہرگز اس پیشگوئی کے مصداق نہیں ہو سکتے۔

مسیحیوں نے جب دیکھا کہ اس اہم پیشگوئی میں بیان کردہ علامات واضح طور پر عظیم الشان رنگ میں بانیٔ اسلام حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر چسپاں ہوتی ہیں تو انہوں نے سرے سے اصل الفاظ ہی تبدیل کر دیئے۔ پرانی بائیبلوں میں (مثلاً ۱۸۷۰ء و ۱۸۸۶ء کے شائع شدہ نسخوں کے مطابق) "دس ہزار قدسیوں کے ساتھ آیا۔" (استثناء ۳۳/۲) کے الفاظ ہیں۔ مگر بعد کی بائیبلوں میں یہ فقرہ ہے۔" لاکھوں قدسیوں میں سے آیا۔" (دیکھیئے اردو بائیبل شائع شدہ ۱۹۵۱ء منجانب بائیبل سوسائٹی۔ انارکلی لاہور) اور بعض میں "کروڑوں" کا لفظ کر دیا ہے۔ صاف نظر آتا ہے کہ عیسائیوں کے دل میں چور ہے۔ ایک معمولی عقل کا آدمی بھی آسانی سے یہ سمجھ سکتا ہے کہ "دس ہزار کے ساتھ آیا" اور "لاکھوں (کروڑوں) میں سے آیا" دونوں فقروں کے درمیان لفظاً اور معناً بڑا واضح فرق ہے۔ یعنی مفہوم بالکل ہی بدل جاتا ہے۔

"دس ہزار قدسیوں کے ساتھ آیا" کا مطلب یہ ہے کہ فاران سے جلوہ گر ہونے والا اکیلا نہیں ہوگا بلکہ اس کے ساتھ "دس ہزار" نیک لوگ ہوں گے۔ اور

"لاکھوں یا کروڑوں میں سے آیا" کا مطلب یہ بتاتا ہے کہ وہ اکیلا آئے گا۔ لاکھوں (یا کروڑوں) کے گروہ میں سے آئے گا وہ اس کے ساتھ نہیں ہونگے

یہ تحریف اس وجہ سے کی گئی کہ یہ پیشگوئی اصلی صورت میں ("فاران کے پہاڑ سے وہ جلوہ گر ہوا۔ دس ہزار قدسیوں کے ساتھ آیا۔" استثناء باب ۳۳ : ۲) سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ۔ احمد مجتبیٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر ہی واقعاتی اور تاریخی لحاظ سے منطبق ہوتی ہے۔ لیکن عیسائی صاحبان جان بوجھ کر صداقت کو چھپاتے ہیں اور دنیا کو بے وقوف بنانا چاہتے ہیں لیکن خدا تعالیٰ کے فضل سے ہم سیدنا و مولانا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ادنیٰ خادم اور آپ کے دین کے خادم عیسائیوں کے جال میں پھنسنے والے نہیں بلکہ ان کی فاش غلطیاں اور کوتاہ نظریاں روشن دلائل سے، براہین قاطعہ سے، محبت اور پیار سے نہ صرف اس اپنے پیارے وطن پاکستان میں بلکہ تمام اکنافِ عالم میں آشکارا کریں گے اور مسیحی بھائیوں میں بھی اور دیگر اقوام عالم میں بھی علی وجہ البصیرت یہ سچی منادی کرتے رہیں گے کہ فاران سے جلوہ گر ہونے والا روحانی آفتابِ عالم سیدنا

محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہی خدا تعالیٰ کا سچا موعود "وہ نبی" ہے اور وہی حقیقۃً "عالمگیر پیغمبر (Universal Prophet) رحمۃ للعالمین اور خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم ہے۔ اور اب کامل نجات صرف اور صرف اسلام کی عملی پیروی اور حضرت بانیٔ اسلام محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نقشِ قدم پر چلنے سے ہی مل سکتی ہے

## مسیحی حضرات کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت

بشارتی کمیٹی والوں کو ہم حقیقی بشارت دیتے ہیں جو ان کے "خداوند یسوع مسیحؑ" کی بشارت ہے۔ حضرت مسیح علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

(۱) "میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں کہ میرا جانا تمہارے لئے فائدہ مند ہے کیونکہ اگر میں نہ جاؤں گا تو وہ مددگار (مراد وکیل یا شفیع ہے۔ اصل لفظ اس جگہ فارقلیط ہے جس کا یہ ترجمہ کیا گیا ہے) تمہارے پاس نہ آئے گا لیکن اگر جاؤں گا تو اسے تمہارے پاس بھیج دوں گا۔"

(یوحنا ۱۶/۷)

(۲) "مجھے تم سے اور بھی بہت سی باتیں کہنی ہیں۔ مگر اب تم ان کی برداشت نہیں کر سکتے۔ لیکن جب وہ یعنی سچائی کا روح آئے گا تو تم کو تمام سچائی کی راہ دکھائے گا۔ اس لئے کہ وہ اپنی طرف سے نہ کہیگا لیکن جو کچھ سنے گا وہی کہے گا اور تمہیں آئندہ کی خبریں دیگا۔"

(یوحنا ۱۶/۱۲-۱۴)

گویا "وہ شفیع" اور "وہ نبی" حضرت مسیح علیہ السلام خود نہیں ہیں بلکہ اس نے حضرت مسیحؑ کے بعد آنا تھا۔ یہ الفاظ "اگر میں نہ جاؤں تو وہ مددگار تمہارے پاس نہ آئے گا ...... جاؤنگا تو اسے تمہارے پاس بھیج دوں گا" صاف بتاتے ہیں کہ عہد کا نبی اور ہے۔ جانے والا اور ہے۔ آنے والا اور ہے گویا وہ دو الگ الگ وجود ہیں۔ "واحد شخص" نہیں ہے نیز یہ کہ موعود "وہ نبی" حضرت مسیح عیسیٰ علیہ السلام کے بعد آنے والا ہے۔ یہ عیسائی صاحبان کی غلطی ہے جو مسیح کو اور ان کے بعد آنے والے "وہ نبی" کو ایک ہی "واحد شخص" اور وہ بھی "یسوع مسیح" ہی کو قرار دے رہے ہیں۔ حالانکہ حضرت مسیح علیہ السلام کی پیشگوئی (یوحنا باب ۱۶) بڑی واضح ہے۔ اس میں کوئی ابہام نہیں ہے۔ وہ صاف اپنے ماننے والوں کو خوشخبری دیتے ہیں کہ وہ موعود میرے جانے کے بعد آئے گا۔ جو تمام "سچائی کی راہ" یعنی تعلیم کامل لائے گا۔ مگر افسوس کہ عیسائیوں نے سیدنا حضرت عیسیٰ مسیح علیہ السلام کے فرمودات کو صحیح معنوں میں سمجھنے کی کوشش ہی نہیں کی اور

راہ حق سے ہٹ گئے ہیں۔ بھلا جو خود سچائی کے راستے کو چھوڑ کر گمراہ ہو چکے ہوں انھوں نے دوسروں کو کیا سیدھا راستہ دکھانا ہے؟ وہ مسلمانوں کو کیا بشارت دے سکتے ہیں جو خود اپنے "خداوند یسوع مسیح" کی عظیم بشارات کو نظر انداز کر رہے ہیں؟ اندھیروں میں بھٹکنے والے دوسروں کو کیا روشنی دکھا سکتے ہیں؟

پولوس مسیحی تعلیم کو "ناقص" قرار دیتے ہیں۔ اور کامل "کے آئندہ آنے کا ان لفظوں میں اظہار کرتے ہیں کہ:-

"ہمارا علم ناقص ہے اور ہماری
نبوت ناتمام لیکن جب کامل آئے
گا تو ناقص جاتا رہے گا۔"

(۱۔ کرنتھیوں ۱۳/۹-۱۰)

سوہم عیسائی صاحبان کو صحیح بشارت دیتے ہیں کہ حضرت موسیٰ، ملاکی نبی، مسیح ناصری کی پیشگوئیوں اور پولوس کے بیان مذکورہ کے مطابق سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی وہ عظیم الشان اور کامل وجود ہے جو کامل سچائی کی تعلیم لے کر مبعوث ہوئے۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے:-

"اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ"
کہ آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین
کامل کر دیا ہے۔

یعنی دین محمدی کی صورت میں کامل سچائی کی راہوں اور احکام [illegible]

## حضرت مسیح علیہ السلام کے نزدیک آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا افضل ترین مقام

مسیح فرماتے ہیں کہ:-

"جو کوئی ابن آدم (یعنی مسیح) کے
برخلاف کوئی بات کہے گا۔ وہ تو
اسے معاف کی جائے گی مگر جو کوئی
روح القدس (مراد وکیل یا شفیع)
کے برخلاف کوئی بات کہے گا وہ اسے
معاف نہ کی جائے گی نہ اس عالم میں
نہ آنے والے میں۔"

(متی ۱۲/۳۲)

مسیحی دوستو! آپ کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اس اہم بصیرت افروز ارشاد پر پورا غور کرنا چاہیئے جنہوں نے اپنے بعد آنے والے "وہ نبی" کی انتہائی فضیلت اور ان پر ایمان لانے کی اہمیت بیان کی ہے۔

بائیبل اس عظیم صداقت کو جا بجا بیان کر رہی ہے کہ عہد کا رسول اور "وہ نبی" حضرت عیسیٰ مسیح علیہ السلام نہیں ہیں بلکہ وہ ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد آج سے چودہ سو سال پہلے تورات اور انجیل وغیرہ دیگر کتب سابقہ کی پیشگوئیوں کے مطابق اپنے وقت پر آیا۔ کامل سچائی کی تعلیم لے کر آیا۔ حقیقی توحید لے کر آیا۔ قیامت کبریٰ تک قائم رہنے والا اور ہر پہلو سے انسانیت کو نقطۂ عروج تک پہنچانے والا اور حقیقی نجات کا راستہ دکھانے والا دین (دین اسلام)

# حاصلِ مطالعہ

ابو العطاء

لاہور سے مکتبہ شاہکار مختلف تحقیقی کتابیں شائع کر رہا ہے۔ اس وقت اس مکتبہ کی کتاب شاہکار نمبر ۳۶ زیرِ عنوان "اسرائیل" ہمارے سامنے ہے۔ یہ کتاب مسیح کی زندگی و موت، دجّال، یاجوج و ماجوج اور دابۃ الارض وغیرہ کے ظہور کے بارہ میں ہے۔ ایک علم دوست جناب علی اکبر صاحب ۳۵ برس سے لندن میں مقیم ہیں۔ انھوں نے یہ کتاب انگریزی میں مرتب کی ہے جس کا اردو ترجمہ جناب میاں محمد افضل صاحب نے کیا ہے۔

مکتبہ شاہکار کے مدیر مکرم سید قاسم محمود صاحب نے اس کتاب کو سفید کاغذ اور اعلیٰ کتابت و طباعت کے ساتھ الجدید پریس لاہور سے شائع کیا ہے۔ اس کتاب میں مختلف ابواب ہیں۔

یہ کتاب ایک "جدید اور مدلل تفسیر" کے نام سے شائع ہوئی ہے۔ فی الواقعہ اس میں بڑی حد تک تحقیقی رنگ اختیار کیا گیا ہے۔ اس کتاب کے سرورق پر "اسرائیل ــــ قرآنی پیشگوئیوں کی روشنی میں" ایک زہریلے اژدہا کی طرح دکھایا گیا ہے۔

ہم قارئین الفرقان سے سفارش کرتے ہیں کہ وہ اس کتاب کو ضرور مطالعہ کریں۔ انھیں اس میں بہت سی مفید باتیں ملیں گی۔

ذیل میں چند حوالہ جات اصل الفاظ میں قارئین کے سامنے پیش ہیں:ــــ

(۱) "قرآن میں کہیں بھی مسلمانوں کے اس معروف عقیدے کی ضمانت نہیں ملتی کہ "اللہ نے حضرت عیسیٰؑ کو جسمانی طور پر آسمان پر اٹھا لیا ہے۔" محمد اسد نے بھی لفظ "رَفَعَہٗ" کا ترجمہ "اُسے نوازا" کیا ہے تاہم یہ ترجمہ "رابطہ عالم اسلامی" کو منظور نہ تھا اور اس وجہ سے اور بعض دیگر متنازعہ فیہ نکات کے باعث انھوں نے اسد کے ترجمہ کو ضبط کر لیا ہے۔ مندرجہ بالا آیت میں الفاظ "خدا نے اسے اپنی طرف رفعت دی" سے مراد حضرت عیسیٰؑ کا اللہ کی جانب رفعت کے علاقہ میں سرفراز ہونا ہے

[illegible]

اور یہ برکت خداوندی ہے جو ہر [illegible] کی جاتی ہے۔"

(کتاب اسرائیل صفحہ ۴۷)

(۲) "مقبول عام عقیدے کے برعکس قاہرہ کی الازہر یونیورسٹی کا اعلان کہ وہ اسد کی تعبیر کی تائید کرتے ہیں۔ ہمیں چونکا دیتا ہے۔ میری بیوی کے نام ایک خط (مؤرخہ ۹ ستمبر ۱۹۶۰ء) میں جو یسوع مسیح کی وفات کے متعلق اس کے سوال کے جواب میں لکھا گیا تھا۔ محمد توفیق احمد رکن دار تبلیغ الاسلام، قاہرہ نے وضاحت کرتے ہوئے کہا "وہ (عیسیٰؑ) ایک انسان تھے اور اس طرح فوت ہوئے جس طرح سب لوگ فوت ہوتے ہیں لیکن کہاں اور کب؟ اسے کوئی نہیں جانتا۔ وہ اپنا فریضہ ادا کر گئے اور دوبارہ کبھی واپس نہ آئیں گے۔"

(اسرائیل صفحہ ۴۷)

(۳) "الازہر یونیورسٹی کے سابق ریکٹر مرحوم شیخ محمود شلتوت نے مندرجہ ذیل فتویٰ جاری کیا تھا:۔

"قرآن پاک یا احادیث مبارکہ میں ایسی کوئی خبر نہیں جو طمانیت قلب کی حد تک اس عقیدے کی صداقت کی ضمانت دے سکے کہ حضرت عیسیٰؑ اپنے جسم سمیت آسمان کی طرف اٹھا لئے گئے تھے اور وہاں زندہ موجود ہیں اور آخری زمانے میں زمین پر دوبارہ تشریف لائیں گے۔"

(الفتاویٰ۔ محمود شلتوت")

(اسرائیل صفحہ ۴۷)

(۴) "دجال، دابۃ الارض اور یاجوج وماجوج کے متعلق قدیم شارحین کی تفسیر آج قابل قبول نہیں ہے کیونکہ اس میں حقیقت سے زیادہ افسانہ بیان کیا گیا ہے۔"

(اسرائیل صفحہ ۵۰)

(۵) "مندرجہ ذیل آیت میں ارشاد ہے:۔

"وَقُلْنَا مِنْ بَعْدِهٖ لِبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اسْکُنُوا الْاَرْضَ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ جِئْنَا بِکُمْ لَفِیْفًا ؕ

ترجمہ:۔ اور اس کے بعد بنی اسرائیل سے کہا کہ اب تم زمین میں بسو۔ پھر جب آخرت کے وعدے کا وقت آن پورا ہوگا تو ہم تم سب کو ایک گروہ کی صورت میں (مختلف اقوام سے نکال کر ایک جگہ) حاضر کریں گے۔" (قرآن ۱۷:۱۰۴)

یہ پیشگوئیاں آج صاف طور پر پوری ہو رہی ہیں۔ کیونکہ اگر ہم فلسطین کی موجودہ حالت کا جائزہ لیں تو ہمیں پتہ چلے گا کہ صیہونی دجال کی مدد سے دنیا کے ہر حصّے سے آ کر جمع ہو رہے ہیں۔"

(اسرائیل ص ۱۹)

(۶) "ذرائع سفر کے بارے میں قرآن فرماتا ہے۔

وَإِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ

ترجمہ: "اور جب اونٹ ترک کر دیئے جائیں گے۔"

اس آیت کا ذکر کرتے ہوئے آنحضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا کہ ایسا وقت آئے گا جب لوگ اونٹوں اور گدھوں کی جگہ نسبتاً تیز رفتار ذرائع آمد و رفت کا استعمال کریں گے جیسا کہ موجودہ دور میں ہو رہا ہے۔"

(اسرائیل ص ۲۵)

(۷) "لندن کے مشہور و معروف گلڈ ہال کے عین سامنے یاجوج ماجوج کے دو بڑے مجسمے کھڑے ہیں اور یہ وہاں قدیم زمانے سے چلے آ رہے ہیں۔ ان سے برطانوی جزائر میں آباد [illegible] کے قدیم آباء و اجداد نے [illegible] مردانگی [illegible] [illegible] کے اس طرح محترم سمجھے جاتے اور گلڈ ہال جیسے قدیم اور اہم ترین ہال (جہاں جلسے منعقد ہوتے ہیں) کے سامنے نمایاں جگہ پر اس طرح رکھے جانے کی کوئی وجہ نہ تھی۔ یہ بھی یاد رکھنے کی بات ہے کہ کیمبرج میں دو پہاڑیاں یاجوج اور ماجوج کے نام سے موسوم ہیں۔" (اسرائیل ص ۲۸)

(۸) "ان کے پس منظر اور دنیا میں ان کے عروج و اقتدار کو دیکھ کر یہ باور کرنے میں کوئی شبہ باقی نہیں رہتا کہ یہی اقوام دراصل یاجوج و ماجوج ہیں۔" (اسرائیل ص ۲۹)

(۹) "ہمارے رسول حضرت محمدؐ نے اپنی امت کو نصیحت فرمائی کہ جب ایسا وقت آ جائے اور وہ سنیں کہ دجال پیدا ہو گیا ہے تو انہیں چاہیئے کہ اس وقت سورۃ الکہف (غار) کی پہلی اور آخری دس آیات پڑھیں اور وہ دجال کی شرارت، امتحان اور فتنوں سے محفوظ رہیں گے۔ ......

...... کیوں آپؐ نے اپنے پیرو [illegible] کو قرآن کی یہ بیس آیات [illegible] نصیحت کی۔ اس کی وجہ [illegible] آیات میں عیسائیوں [illegible] کو [illegible]

کا ذکر ملتا ہے اور اس لئے اس امر میں کوئی شبہ نہیں کہ فتنہ دجال سے مراد عیسائی قوموں یا مادہ پرست تہذیب کا فتنہ ہے۔" (اسرائیل ص۲۹)

(۱۰) "یہ ذکر کہ اس کی داہنی آنکھ اندھی ہوگی یہ مطلب نہیں رکھتا کہ جسمانی طور پر ایسا ہوگا بلکہ اس کا مفہوم ہے "روحانی بینائی" کا فقدان، آخرت کی زندگی سے مکمل طور پر لاپرواہی۔ بائیں آنکھ کے ستارہ کی طرح چمکنے کا یہ مفہوم ہے کہ وہ قومیں زمین کے خزائن، اور عیش و آرام کی اس حد تک دلدادہ ہو جائیں گی کہ اپنی روحانی زندگی کو بالکل نظرانداز کر دیں گی۔" (اسرائیل ص۳۰)

(۱۱) "آج دنیا میں بے شمار مغربی عیسائی مبلغین پھیلے ہوئے ہیں۔ درحقیقت عیسائیت دنیا کا سب سے بڑا تبلیغی مذہب ہے۔ ان مبلغین کی کامیابی زیادہ تر ان کی سیاسی قوت اور ساکھ اور وسیع مالی وسائل جو ان کے تصرف میں ہیں۔ کی مرہون منت ہے۔ تاہم ان کی تعلیمات اور عقائد کہ حضرت عیسیٰؑ مجسم خدا تھے ایک سچے مسلمان کو خواہ وہ کتنا ہی ناخواندہ ہو، متاثر نہیں کرتے کیونکہ اسلام دنیا کا واحد اور حقیقی توحید پرست مذہب ہے اور جو شخص بھی خدا کے ساتھ کسی کے شریک ہونے کا عقیدہ رکھتا ہو اس کا کفر اور انکار فوراً پہچان لیا جائے گا۔ اسی لئے حدیث میں کہا گیا ہے کہ ہر مومن مسلمان دجال کے ماتھے پر لفظ کفر لکھا ہوا فوراً پڑھ لے گا۔ ورنہ جہاں تک قانون فطرت کا تعلق ہے کسی انسان یا جانور کا اپنی پیشانی پر کسی تحریر کے ساتھ پیدا ہونا ممکن نہیں ہے" (اسرائیل ص۳۰)

(۱۲) "وہ (دجال) ایک سفید رنگ کے گدھے پر سوار ہوگا۔ اس کے ایک کان کی لمبائی تیس گز ہوگی اور اس کا ایک قدم پورے دن کے سفر کے برابر ہوگا۔" (کنز العمال جلد ہفتم۔ ۲۰۱۴ - ۱۹۹۸)

اب یہ کسی گدھے کی جسمانی طاقت کا ذکر نہیں بلکہ ایک قوم کی مادی قوت کا ذکر ہے جس کے وسائل آمد و رفت، کاریں، گاڑیاں، ہوائی جہاز وغیرہ طویل فاصلے گھنٹوں بلکہ منٹوں میں طے کر لیں گے۔ کانوں کی تیس گز لمبائی سے مراد جہاز کے پر ہیں جو سفید اور چمکیلے رنگ کے ہوتے ہیں۔ اور ایک دن کا (پیدل) سفر صرف ایک قدم کے عرصے

میں طے کر سکتے ہیں" (اسرائیل صفحہ ۳۱)

(۱۳) "اللہ کا دشمن (دجّال) ظاہر ہوگا اور اس کے ساتھ یہودیوں اور مختلف قسم کی عورتوں اور مردوں کی فوج ہوگی (کنز العمال) رسول اکرمؐ کی یہ پیشین گوئی آج ہماری آنکھوں کے سامنے پوری ہو رہی ہے کیونکہ اگر ہم فلسطین کی طرف نگاہ ڈالیں تو ہم دیکھ سکتے ہیں کہ کس طرح یہودیوں نے یورپی اور امریکی اقوام کی پشت پناہی کے ساتھ عربوں کی زمینوں پر بڑی تیزی سے اپنا قبضہ اور اقتدار قائم کر لیا ہے۔ اس کے نتیجہ کے طور پر آج کوئی بیس لاکھ عرب ایسے ہیں جو بے گھر اور نیم فاقہ کشی کی زندگی گزار رہے ہیں اور ریگستان میں بے یار و مددگار واپس اپنی آبائی سرزمین کی طرف لوٹنے سے ناامید ہو چکے ہیں"

(اسرائیل صفحہ ۳۱)

(۱۴) "قرآن اور احادیث کی پیشین گوئیوں کے مطابق، اس تباہی کے بعد اسلام تمام عالم میں پھیل جائے گا اور امن قائم ہو جائے گا کیونکہ اسلام میں بلا تمیز رنگ و نسل تمام انسان برابر ہیں کیونکہ وہ سب اللہ واحد اور قادر مطلق کے بندے ہیں۔

هُوَ الَّذِيٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ۙ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ۝ ترجمہ: "وہی اللہ ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تاکہ وہ اس (مذہب) کو دوسرے تمام مذاہب پر غالب کرے، اگرچہ مشرک ناک بھوں چڑھاتے ہیں۔" (قرآن ۳۳ : ۹)

هُوَ الَّذِيٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ۝ ترجمہ: "وہی اللہ ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا ہے تاکہ وہ اسے تمام ادیان پر غالب کر دے اور اللہ ہی گواہی کے لئے کافی ہے۔" (قرآن ۲۸ : ۴۸)

یہ آیات مستقبل کی صاف صاف پیشین گوئی کر رہی ہے اور ہم ان آیات کی موجودگی میں آج کے عالمی حالات بالخصوص مسلمانوں کے زوال پر تعجب کا اظہار کر سکتے ہیں۔ غالباً یہ سمجھنا اکثر مسلمانوں اور غیر مسلموں

کے لئے دشوار ہوگا کہ کیسے اسلام دنیا
کے تمام دیگر مذاہب اور نظریات کو
مات کر جائے گا لیکن رسول کریمؐ کی
صاف پیشگوئی ہے کہ ایسا ہو کر
رہے گا۔" (اسرائیل ص۳۷)

(۱۵) "امام راغبؒ کہتے ہیں کہ یاجوج و
ماجوج کو "بھڑکتی ہوئی آگ" اور
"ٹھاٹھیں مارتے پانی" سے اس لئے
تشبیہ دی گئی ہے کہ وہ انتہائی
ہنگامہ خیز ہوں گے۔ اس سے یہ نتیجہ
نکلتا ہے کہ دجّال اور یاجوج و ماجوج
ایک ہی قوم ہیں دو مختلف اغراض کے
لئے۔ ایک دنیا میں مذہبی فساد برپا
کرے گی اور دوسری سیاسی اور فوجی
طاقت سے فساد پھیلائے گی۔"
(اسرائیل ص۳۸)

(۱۶) "ایک جانور زمین سے ..... جو اُن سے
کلام کرے گا۔" سے صاف طور پر
وہ لوگ مراد ہیں جو زمین پر نیچے کی
طرف جھکے رہتے ہیں۔ یہ مغرب کی مادہ
پرست قومیں ہیں جو زندگی کی بلند اقدار
کا احساس کھو بیٹھی ہیں۔"
(اسرائیل ص۳۸)

(۱۷) مسلمانوں کے درمیان موجود نفاق
اور اضطراب کا ایک بڑا سبب نام
نہاد پڑھے لکھے اور مذہبی پیشوا ہیں
جو اپنی تعلیمات اور قرآنی آیات کی
غلط تعبیرات اور احمقانہ توہمات
کی بدولت جاہل اور کم تعلیم یافتہ عوام
پر کافی اثر رکھتے ہیں۔ اسلام کے بارے
میں جو کچھ یہ بتاتے ہیں اس میں افسانہ
اور توہم پرستی کی آمیزش ہوتی ہے
توہمات کی کوئی بھی مقدار انسان کی
رہنمائی نہیں کر سکتی کیونکہ اس کیلئے
حقیقی تفہیم اور دل میں سچے اور
راسخ ایمان کی راہنمائی ضروری ہے
اور بدقسمتی سے اسی ایک چیز کی آج
کے مسلم عوام کے اندر کمی ہے۔"
(اسرائیل ص۳۹)

(۱۸) "پس یقیناً سورج کے مغرب سے
طلوع ہونے کا ذکر محض ایک تمثیلی یا
ایمائی اظہار ہے یہاں سورج سے
مراد روشنی ہو سکتی ہے اور یہ روشنی
نور اسلام ہو سکتی ہے۔ اغلباً اس
کا یہ مطلب ہے کہ مستقبل میں بہت
سی مغربی قومیں جب وہ آخر کار
اُجالے کو دیکھیں گی۔ جب ان کی اپنی
میں نفرت اور تباہی کا سلسلہ ختم
ہو جائے گا۔ اور وہ اپنا متکبرانہ مزاج
انسانیت میں تبدیل کر دیں گی، اسلام کو

قبول کر لیں گی۔

میرے مسلمان بھائیو! دھوکہ نہ کھاؤ، دجال اور یاجوج و ماجوج کے متعلق پیشگوئیاں ہمارے زمانے میں ظاہر ہو چکی ہیں۔"

(اسرائیل ص۳۹-۴۰)

(۱۹) "وہ (دجال) مشرق سے آئے گا۔"

اس کا یہ مطلب ہے کہ اگرچہ دجال کا اصل وطن مغرب (یورپ) ہے لیکن اس کا غلغلہ، یا بلکہ اس کے فتنے کا غلغلہ مشرق میں ہوگا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ دجال کے عروج سے اہل مشرق کو نقصان پہنچے گا اور یہ ایک ٹھوس حقیقت ہے کہ دجال کی فتنہ انگیزیوں سے اس کے اپنے ملک کے باشندوں پر کوئی اثر نہیں پڑا۔ جو حقیقتاً اس کے مشرق کو لوٹنے کا فائدہ اٹھاتے ہیں۔ پس مشرق میں دجال کے ظہور سے مراد مشرقی ممالک میں اس کے فساد کا ظہور ہے۔"

(اسرائیل ص۴۱)

(۲۰) "اس کی آواز اس قدر بلند ہوگی کہ جب وہ بولے گا تو تمام دنیا سنے گی۔"

اس کی آواز ساری دنیا میں سنی جائے گی۔ اس سے مراد دجال کی جسمانی آواز نہیں بلکہ ریڈیو اور ٹیلی ویژن بعد حال ہی میں مواصلاتی سیارچے کے ذریعہ پہنچنے والی آواز ہے۔ جو براہ راست دنیا کے ایک گوشے سے دوسرے گوشے تک سنی جا سکتی ہے۔"

(اسرائیل ص۴۲)

(۲۱) "۱۹۱۷ء میں انگریزی جنرل ایلن بی بیت المقدس میں داخل ہوا اور اعلان کیا کہ:- "اب صلیبی جنگیں ختم ہو گئیں۔" بہت سے لوگ خاص طور پر مسلمان یہ نہیں جانتے کہ جنرل ایلن بی کے ہمراہ لڑنے والے سپاہی پنجاب کے مسلمان تھے۔ جنہوں نے عربوں اور ترکوں کے خلاف یہ جانے بغیر حصہ لیا کہ وہ اس طرح دجال کی کامیابی کے لئے لڑ رہے تھے۔ اسی سال برطانیہ کی حکومت نے یہودیوں کو ان کے آبائی وطن کے دلانے کا وعدہ کیا۔"

(اسرائیل ص۴۲)

(۲۲) "سب کچھ ختم کر جانے کے بعد ان کی تسلی نہیں ہوگی اور یہ آسمان کی طرف دوڑیں گے اور اللہ کو مارنے کی کوشش میں آسمانوں میں تیر پھینکیں گے۔ اس کے جواب میں اللہ ان کی خواہش پوری کرے گا اور فرشتوں کو

حکم دے گا کہ ان کے تیروں کو خون آلود کرکے زمین کی طرف واپس پھینکیں"۔ آسمان میں تیر چلانے سے مراد طاقتور راکٹ ہیں جنہیں آج کل استعمال کیا جا رہا ہے اور اللہ کو مارنے کی کوشش سے یہ مراد ہے کہ وہ اللہ کو بالکل بھول جائیں گے اور یہ چیز ہم آج کل یورپ اور خاص طور پر روس میں دیکھ سکتے ہیں جہاں بڑے بڑے اشتہاروں میں عام مزدوروں کو خدا کو آسمان سے ٹھوکریں مار کر نکالتے ہوئے دکھایا جاتا ہے روسی رہنما اور خلا باز کئی مرتبہ تمسخرانہ انداز میں کہہ چکے ہیں کہ وہ خلا میں کہیں بھی اللہ میاں سے نہیں مل سکے"
(اسرائیل صفحہ ۱۵)

(۲۳) "آج کل ہم دجال۔ یاجوج اور ماجوج (اینگلو سیکسن اور روسی نسلیں) کے بارے میں کہ وہ عربوں اور یہودیوں کے مابین مصالحت کرانے کی مساعی کر رہے ہیں۔ بہت سی خبریں سنتے ہیں لیکن اگر ہم ان دونوں نسلوں کی تاریخ پر نظر ڈالیں تو ہمیں پتہ چلے گا کہ ......... جب خدا کے فرستادہ نبی ان دو قوموں کے مابین صلح اور امن پیدا کرنے میں ناکام رہے تو کس طرح دجال اور یاجوج اور ماجوج اپنی منکرانہ ریاکاری کے ساتھ امن میں کامیاب ہو سکتے ہیں.........

میں نے پہلے ذکر کیا ہے اسرائیل کی ریاست دجال اور یاجوج اور ماجوج نے محض اپنے خود غرضانہ مفادات کی خاطر قائم کی تھی پس جب دجال اور یاجوج اور ماجوج کی طاقت جاتی رہے گی۔ یہود کا کوئی حامی اور سرپرست (بجز اللہ تعالیٰ) باقی نہیں رہے گا۔" (اسرائیل صفحہ ۲۰-۲۱)

(۲۴) "جو مسلمان یہ سمجھتا ہے کہ نبی عیسیٰؑ ایک دفعہ پھر دنیا میں آکر زندگی بسر کریں گے اور اس کے بعد مر جائیں گے۔ اسے اس سوال کا جواب ضرور دینا چاہیئے کہ آخری نبی کون ہے؟ محمد صلعم یا حضرت عیسیٰؑ؟ ایک مسلمان کے ایمان کی یہ شرط ہے کہ وہ حضرت محمد کو آخری نبی مانے لیکن یہ عقیدہ کہ عیسیٰؑ واپس دنیا میں آکر رہیں گے اور اس کے بعد فوت ہوں گے۔ یہ ظاہر کرتا ہے کہ آخری نبی عیسیٰؑ ہیں"۔
(اسرائیل۔ صفحہ ۱۴)

○

# میرا سفرِ ایران

## ۲۸ جون تا ۲۶ جولائی ۱۹۷۶ء

### ایران کی اہمیت

ملک ایران اپنے محل و قوع کے لحاظ سے بھی بڑی اہمیت حاصل ہے اور مذہبی طور پر تو اس کی اہمیت بہت نمایاں ہے۔ اس وقت وہ اسلامی مملکت ہے وہاں کی اکثریت مسلمان کہلاتی ہے۔ سیدنا حضرت نبیٔ اکرم صلے اللہ علیہ و آلہٖ و سلم کے ظہور کے وقت روم اور ایران عرب کے سر پہ دو بڑی سلطنتیں تھیں۔ نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس طرح روم کے سربراہ **قیصر** کو اسلام کی دعوت دی۔ اسی طرح حضورؐ نے ایران کے بادشاہ کسریٰ کو بھی پیغام اسلام پہنچایا۔ ایرانیوں نے مقابلہ کیا اور کچھ معرکوں کے بعد ایران بھی اسلامی سلطنت میں شامل ہو گیا

اسلام کے دورِ اول میں محدثین، اولیاء، مورخین متکلمین، اہلِ لغت اور مفسرین کی ایک بڑی جماعت ایران کی سرزمین سے تعلق رکھتی رہی ہے۔ ان لوگوں نے اسلام کی بے بہا خدمات سرانجام دی ہیں۔ ان بزرگوں کی وجہ سے ایران کو اسلامی تاریخ میں ایک نمایاں مقام حاصل ہے حضرت سلمان الفارسیؓ ایک مشہور صحابی گزرے ہیں جن کے بارے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اگر ایمان ثریا پر بھی جا چکا ہو گا۔ تب بھی ایک فارسی الاصل اسے آسمان سے زمین پر لے آئے گا۔ اس لحاظ سے یہ کہنا بالکل درست ہے کہ اسلام کی نشأۃ ثانیہ سے ایران کا خاص تعلق ہے۔ سرزمین ایران میں اہل بیت نبوی اور امت کے دیگر بزرگوں کی بہت سی قبریں اور مزار بھی موجود ہیں۔ غرض ایران کو اسلامی نقطۂ نظر سے بہت اہمیت حاصل ہے۔ فارسی زبان کو عربی زبان کے بعد اسلامی مسائل، دینی حقائق اور معارف کی حفاظت کے لئے دوسرا درجہ حاصل ہے۔

### ایران میں بابی اور بہائی تحریک

گزشتہ صدی میں شیعوں کے ۔۔۔

بابی تحریک پیدا ہوئی۔ جو ملک کے امن کو برباد کرنے
والی ثابت ہوئی۔ علماءِ شیعہ نے اپنے فتووں کے ذریعہ
اور حکومت نے اپنے اختیارات کے ذریعہ اس شرپسند
تحریک کا مقابلہ کیا۔ ایران سے یہ تحریک عراق، ترکی
اور شام میں منتقل ہو گئی۔ اس تحریک کی علیحدہ تاریخ
ہے۔ یہ تحریک قرآن مجید کو منسوخ قرار دیتی ہے اور نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فیضی رسالت کو منقطع قرار دینے
کے نظریہ پر مبنی ہے۔ احمدیہ تحریک اس کے سراسر خلاف قرآن
مجید کو محکم اور دائمی شریعت ثابت کرنے کے لئے اٹھی
ہے نیز احمدیہ تحریک کا بنیادی مقصد حضرت رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم کو زندہ، کامل اور افضل ترین پیغمبر
ثابت کرنا ہے۔ احمدیہ تحریک کے نزدیک آپ کا فیضان
ہمیشہ کے لئے جاری و ساری ہے۔ اس کھلے تقابل کی
وجہ سے احمدیہ تحریک کو بابی تحریک سے دلچسپی ہے۔ یہی
وجہ ہے کہ بابی اور بہائی اپنی نام نہاد مزعومہ خود ساختہ
ناسخ قرآن شریعت کو چھپائے پھرتے ہیں۔ احمدیوں
نے اسے چھپوا کر شائع کر دیا ہے۔

## میرے ایران جانے کے سامان

میرے دل میں یہ تمنا تھی کہ مجھے ایران جانے اور
وہاں کے حالات معلوم کرنے اور مقامات کو دیکھنے کا
موقع ملے۔ ۱۹۷۵ء میں لندن سے واپسی پر میرا ہوائی جہاز
[illegible] گھنٹہ کے لئے طہران کے ائرپورٹ پر ٹھہرا تھا۔ اس
کے بعد یہ خواہش زیادہ زور پکڑ گئی۔ [illegible]
میں اس کا ذکر کیا اور اخراجات وغیرہ کے اندازے لگائے

اچانک اسی سال مارچ میں عزیزم مکرم محمد افضل صاحب
احمدی طہران کا ایک خط آیا کہ آپ مئی جون میں ایران
آنے کے لئے تیاری کر لیں۔ استخارہ کے بعد حضور ایدہ
اللہ بنصرہ سے اجازت حاصل کر لیں۔ سفر خرچ کا میں
ذاتی طور پر انتظام کر دوں گا۔ عزیزم محمد افضل صاحب
میرے داماد عزیزم محمد اسلم صاحب جاوید لندن کے
بڑے بھائی ہیں۔

اس سال کے شروع سے میری طبیعت علیل تھی
شوگر کی زیادتی تھی۔ حضور ایدہ اللہ بنصرہ سے اجازت
طلب کی۔ حضور نے تحریر فرمایا کہ "ذاتی حیثیت میں
جا سکتے ہیں"۔ چنانچہ ڈاکٹری سرٹیفکیٹ کی بنا پر
دو ماہ کی رخصت بحالیٔ صحت کے لئے منظور ہو گئی۔
مگر بعض مقامی ضرورتوں کے ماتحت میں ۸ جون سے
پہلے روانہ نہ ہو سکا۔

## ایران کے لئے روانگی

۸ جون کی شام کو حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ
بنصرہ نے اس خادم کو شرف مصافحہ و معانقہ عطا فرماتے
ہوئے دعا کے ساتھ رخصت کیا۔ میں علی الصبح ۹ جون
کو ربوہ سے چنیوٹ تک کار میں گیا اور وہاں سے گاڑی
میں لاہور پہنچا۔ لاہور سے کوئٹہ کے لئے جلد ہی ہوائی جہاز
جانے والا تھا۔ مگر ہمارے سرگرم مبلغ مولانا محمد بشیر صاحب
شاد نے زبردست تقاضا کیا کہ اسلام آباد میں آپ ایک
رات قیام کر کے جائیں۔ چونکہ ان کا گھر بھی اخویم
سید مسعود مبارک شاہ صاحب کی طرح بہشتی مقبرہ

کے بیٹے کا تھا۔ اس لئے میں مجبور ہو گیا۔ نکاح پڑھایا اور فوراً ایرپورٹ پر پہنچ کر جہاز میں بیٹھا۔

## کوئٹہ میں نزول اور مشاغل

لاہور سے ایک گھنٹہ اور چند منٹ میں ہوائی جہاز کوئٹہ میں پہنچ گیا۔ ایرپورٹ پر جناب شیخ محمد حنیف صاحب امیر جماعت کوئٹہ، مولوی عزیز الرحمن صاحب مربی سلسلہ احمدیہ، مکرم بدر الزمان صاحب قائد، جناب میاں بشیر احمد صاحب زعیم اعلیٰ اور ہمارے بہت سے پرانے دوست اور نئے احباب موجود تھے جزاهم الله احسن الجزاء۔ مسجد احمدیہ کوئٹہ کے پاس وہی مکان جس میں ہم اکثر ٹھہرتے رہے ہیں اور جو ان دنوں ملک جاوید احمد صاحب نے کرایہ پر لے رکھا تھا مگر ان کے کراچی میں آن ڈیوٹی ہونے کے باعث خالی تھا۔ اس میں میرا قیام ہوا۔ میں نے واضح طور پر بتا دیا تھا کہ میں بوجہ بیماری محض آرام کرنے کے لئے رخصت لے کر آیا ہوں مگر احباب سب باتوں کو نظر انداز کر کے خطبہ جمعہ، درس اور سوال و جواب کے سلسلہ کو جاری کرنے پر مصر ہوئے۔ مجبوراً ایک حد تک ان کی ماننی پڑی۔

کوئٹہ سے زاہدان (ایران) کے لئے P.I.A. کی نئی ہوائی سروس جاری ہوئی ہے جو ہفتہ میں ایک ہی بار جاتی ہے۔ مناسب تاریخ ۲۸ جون قرار پائی۔ اس عرصہ میں مکان کے متعلق معلوم ہوا کہ وہ دو ماہ کے لئے مخصوص کر دیا گیا ہے۔ اس لئے میں نے ربوہ سے اپنی اہلیہ اور بچی اور عزیزم عطاء المجیب صاحب راشد مبلغ جاپان کی بیوی اور بچوں کو کوئٹہ بلا لیا تاکہ ان کی صحت پر بھی اچھا اثر پڑے۔ ان سب کے ہمراہ عزیزم ملک عنایت اللہ صاحب سلیم بطور نگران سارا عرصہ کوئٹہ میں ہی رہے جزاہ اللہ خیراً۔ ان کے ربوہ سے کوئٹہ جانے میں سامان وغیرہ کے پہنچانے میں اخویم مولوی محمد الدین صاحب مربی سلسلہ نے اپنی نیک عادت کے ماتحت بہت امداد فرمائی اللہ تعالیٰ ان کو بہترین جزا دے۔ آمین!

## زاہدان میں پہلی مرتبہ

کوئٹہ سے ہوائی جہاز ۲۸ جون کو قبل از دوپہر روانہ ہو کر ایک گھنٹہ دس منٹ میں زاہدان پہنچ گیا۔ زاہدان ایران کی پہلی ایرپورٹ ہے۔ پاسپورٹ اور سامان کی چیکنگ ہوتی ہے کارکن بڑی سستی سے کام کرتے ہیں ورنہ کام زیادہ نہیں ہوتا۔ میں انتظار میں کھڑا تھا۔ ایک شخص نے دور سے غور سے دیکھ کر کارکن کو اشارہ کیا اور اس نے جلد ہی سارا سامان دیکھ لیا۔ کسٹم ہاؤس سے باہر آکر میں حیران ہو گیا کیونکہ جیسا مجھے اطلاع تھی کہ زاہدان سے کوئی تاجر مجھے ملیں گے اور زاہدان سے شام کو طہران جانے والے جہاز پر سوار کرا دیں گے مگر وہاں پر کوئی نہ تھا۔ تھوڑی دیر میں P.I.A. کے محسن ساتھی شیرازی صاحب مل گئے وہ واپس کوئٹہ جا رہے تھے۔ انھوں نے منیجر P.I.A. زاہدان طارق علی صاحب سے تعارف کرا دیا۔ اس پریشانی کے عالم میں میں نے حضرت موسیٰ کی دعا رَبِّ اِنِّیْ لِمَاۤ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ کا توجہ سے ورد کیا۔ دس منٹ نہ گزرے تھے کہ دیکھا کہ ایک سکھ سردار صاحب کسی کو تلاش

کھڑے ہیں وہ میری طرف بڑھے اور پوچھا کہ آپ ہی میاں محمد افضل صاحب کے پاس طہران جانے والے ہیں؟ میں نے اثبات میں جواب دیا۔ وہ کہنے لگے کہ موٹر کھڑی ہے۔ آپ اس میں تشریف رکھیں۔ پہلے شہر چلیں گے۔ میں نے کہا کہ پہلے طہران جانے کے لئے ٹکٹ کا انتظام کر لیا جائے کیونکہ آفس والے بتاتے ہیں کہ کوئی سیٹ باقی نہیں۔ سردار جگندر سنگھ نے جو زاہدان کے بڑے تاجر ہیں اور جکوال سے ان کا کنبہ سالہا سال سے وہاں آباد ہے۔ مجھے کہا کہ بہت اچھا۔ میں ٹکٹ کا انتظام کر لیتا ہوں۔ انہوں نے AIR IRAN کے جنرل منیجر کو ان کے گھر پر فون کیا اور چند منٹ کے بعد بتایا کہ اللہ کے فضل سے ٹکٹ مل جائے گا۔ ہم درمیانی وقفہ کے لئے زاہدان چلے گئے۔ عمدہ شہر ہے اور کافی نئی تعمیرات شروع ہیں۔ تمام موٹر گاڑیوں کے لئے ہدایت ہے کہ دائیں ہاتھ چلیں۔ نیز ہر موٹر پر اس کا نمبر عربی ہندسہ میں ضرور درج ہوتا ہے اگر کسی ضرورت کے لئے انگریزی عدد لکھنے ضروری ہوں تو عربی ہندسے اوپر لکھے جائیں گے۔ عمارتوں وغیرہ پر بھی اعداد کے لکھنے کا یہی طریق سارے ایران میں جاری ہے۔ فارسی زبان کا استعمال مقدم اور لازمی ہے۔ مجھے زاہدان سے ہی یہ احساس ہو گیا کہ ایران میں قومی اور ملکی زبان کا بہت لحاظ ہے جو ہر لحاظ سے قابلِ تقلید ہے۔ سردار جگندر سنگھ صاحب سارا وقت میرے ساتھ رہے ان کی دکان بند رہی۔ انہوں نے میری سہولت کا خیال رکھا۔ کھانا ہم نے ایک اعلیٰ درجہ کے ہوٹل میں کھایا۔ سردار صاحب میرے جہاز کی روانگی کے بعد واپس شہر کو گئے۔

ہوائی جہاز درمیان میں ایک ہی جگہ رکتا تھا۔ اور وہ مشہد کی ایرپورٹ تھی۔ آج یہ ایرپورٹ بہت عمدہ سجی ہوئی تھی۔ ہوائی بندرگاہ کے پاس ہی ایک وسیع باغ میں بھی ایران و ہندوستان کے جھنڈے لہرا رہے تھے۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ آج یہاں بھارت کے صدر فخر الدین علی احمد دورہ پر آئے تھے۔ وہ ان دنوں ایران کے دورہ پر ہیں۔ مشہد کا شہر بہت صاف ستھرا ہے نہایت خوب صورت بنا ہوا ہے یہاں پر حضرت امام رضا علیہ السلام کا مزار ہے جس کے لئے زائرین دور دراز سے آتے ہیں۔

## طہران میں نزول

سات بجے شام کے قریب جہاز طہران کے مستقر پر اترا۔ یاد رہے کہ ایران کا وقت پاکستان کے وقت سے ڈیڑھ گھنٹہ پیچھے ہے۔ گویا پاکستانی وقت کے لحاظ سے میں ۸½ بجے طہران میں پہنچا تھا۔ عزیزم میاں محمد افضل صاحب سید عاشق حسین صاحب، چودھری نعمت علی صاحب، عزیزم نثار احمد صاحب اور دیگر متعدد احباب ایرپورٹ پر موجود تھے۔ چونکہ زاہدان میں سامان دیکھ لیا گیا تھا اس لئے طہران کی ایرپورٹ سے فوراً روانگی ہو گئی۔

## ایرانیوں کی ایک اچھی عادت

میرے قیام کے لئے عزیزم میاں محمد افضل صاحب نے

اپنے مکان کا ایک کمرہ مخصوص فرما دیا تھا۔ یہ مکان ان کا ذاتی مکان ہے اور تفاؤل یہ ہے کہ طہران کے خیابان سلمان الفارسیؓ پر واقع ہے۔ جب ہم کمرہ میں داخل ہونے لگے تو سب نے جوتے باہر اتار دیئے اور مجھے بتایا کہ جاپان کی طرح ایران میں بھی یہ رواج ہے کہ جوتے باہر اتار دیتے ہیں جیسا کہ جاپان کے متعلق عزیزم عطاء المجیب صاحب راشد مبلغ جاپان نے اپنے مضمون مندرجہ الفرقان میں لکھا ہے۔ اس رواج سے قالین وغیرہ صاف ستھرے رہتے ہیں یہ رواج عام طور پر ایران میں پایا جاتا ہے۔

## ایرانیوں میں جذبۂ سیر و تفریح

میں نے اپنے عرصہ قیام میں محسوس کیا ہے کہ اہل ایران میں ایک نہایت اچھی بات یہ ہے کہ وہ فرصت ملتے ہی پارکوں، سیرگاہوں اور تفریحی مقامات میں چلے جاتے ہیں۔ خود طہران میں پارک بکثرت ہیں اور ان میں عورتوں اور بچوں کے لئے علیحدہ اوقات بھی مقرر ہیں۔ خود حکمران شاہنشاہ معظم بھی لوگوں کی صحت اور تفریح کا خاص خیال رکھتے ہیں۔ متعدد پارک اور باغ ان کے اور ان کی بیگم صاحبہ کے ناموں پر قائم ہیں۔ لوگوں میں بھی یہ اچھی عادت ہے کہ وہ سیرگاہوں سے پورا پورا فائدہ اٹھاتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ اس کا ان کی صحت پر اچھا اثر پڑتا ہے۔

مجھے بھی دوستوں نے طہران کی قریباً تیس ۳۰ سیرگاہوں کی سیر کرائی ہوگی اور طہران سے باہر متعدد تفریحی مقامات پر بھی لے گئے۔ اس طرح سے میرے چار ہفتے نہایت اچھے گذرے۔ ایسے احباب جو یہ خیال رکھتے رہے ان کے لئے دل سے دعائیں نکلتی ہیں۔

## "داداجان" کہنے کا فیصلہ

عزیزم محمد افضل صاحب کی پانچ بچیوں نے میرے پہنچنے کے دوسرے روز مجھ سے پوچھا کہ ہم آپ کو دادا جان کہا کریں یا نانا جان؟ میں نے کہا کہ جو لفظ بھی کہنا آپ پسند کریں کہہ سکتی ہیں۔ پھر پوچھا کہ آپ بتائیں کہ آپ کون سا لفظ کہنا زیادہ پسند کرتی ہیں؟ تو سب نے بالاتفاق کہا کہ ہم داداجان کہنا زیادہ پسند کرتی ہیں چنانچہ اسی پر فیصلہ ہو گیا اور عرصۂ قیام میں یہ بچیاں محبت بھرے انداز میں یہی لفظ استعمال کرتی رہیں۔

## ایران میں یوم تعطیل جمعہ ہے

سرکاری طور پر ایران میں تعطیل کا دن جمعہ ہے اس دن جملہ دفاتر اور کارخانے وغیرہ بند ہوتے ہیں بعض محکموں اور فرموں میں ہفتہ میں کام کے پانچ دن ہوتے ہیں ان میں دوسرا یوم تعطیل جمعرات ہوتا ہے اس لئے کارکنوں کو دو دن کی اکٹھی چھٹی ہو جاتی ہے اور وہ ان دنوں کو سیر و تفریح میں گذارتے ہیں۔

## ایرانیوں کا مذہبی جذبہ

ایران کی بہت بڑی اکثریت شیعہ ہے مگر دوسرے مذاہب: زرتشتی، یہودی، عیسائی وغیرہم اور دیگر

فرقوں کے لوگ بھی پائے جاتے ہیں۔ حکومت کا ایسا رویہ ہے کہ باہم مذاہب و فرقوں میں کوئی چپقلش نہیں ہوتی۔ سب لوگ اپنے اپنے مذہب سے سروکار رکھتے ہیں اور اپنے کاروبار میں مصروف رہتے ہیں۔ شیعہ صاحبان حضرت امام مہدی کے لئے شدت سے چشم براہ ہیں وہ زیادہ تر امام غائب کی انتظار کر رہے ہیں۔ اس بارہ میں ایران میں کتابیں کثرت شائع کی جا رہی ہیں۔ علماء کی طرف سے تلقین ہوتی ہے کہ ہر شخص جب امام غائب کا ذکر کرے تو عجل اللہ فرجہ کا دعائیہ فقرہ ضرور کہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلدی ظاہر فرمائے۔ وہ یہ دعا صدیوں سے مانگ رہے ہیں۔ جب عوام میں ایک رنگ کی مایوسی ہونے لگتی ہے تو پھر ہوشیار لوگوں کی طرف سے کوئی تحریک جاری کر دی جاتی ہے۔ مساجد بھی امام الزمان علیہ السلام کے نام پر تعمیر ہوتی ہیں۔ ایران میں بزرگان سلف کے مزار بھی کافی ہیں اور ہر مزار پر سینکڑوں ہزاروں مرد و عورت جمع ہوتے ہیں اور سجدے کرتے ہوئے دعائیں مانگتے ہیں اس حالت کو دیکھ کر دردِ دل سے اَللّٰھُمَّ ارْحَمْ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی دعا نکلتی ہے۔ میں نے شہر رَے میں شاہ عبد العظیم مرحوم کے مزار پر اور شہر قم میں سیدہ مریم معصومہ مرحومہ کے مزار پر اس قسم کے نظارے مشاہدہ کئے ہیں۔

## شہر قم کی زیارت

...کو عزیزم نثار احمد صاحب کی موٹر میں اخویم محمد افضل صاحب اور دیگر رفقاء کے ساتھ قم گئے۔ راستہ میں کافی علاقہ بنجر نظر آیا۔ ہر جگہ تیل نکالنے والی کمپنیاں مصروف کار دکھائی دیتی ہیں۔ بڑی بڑی عمارتیں تیار کر رکھی ہیں۔ راستہ میں اور شہر قم میں خاصی گرمی تھی یہ سو میل کے لگ بھگ فاصلہ ہے۔ قم میں دار التبلیغ اسلامی قائم ہے۔ بڑی عمدہ اور وسیع عمارت ہے اس جگہ مختلف ممالک کے شیعہ طلباء اپنی مذہبی تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ لائبریری بھی موجود ہے ہم جب وہاں پہنچے تو چھٹی ہو چکی تھی۔ سب طلباء سیاہ چوغہ اور سیاہ عمامہ پہنتے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ درس میں شمولیت کے لئے یہ لباس لازمی شرط ہے طلباء میں پاکستان کے بعض طالب علم بھی موجود تھے۔ طلباء کے اخراجات کا ادارہ کی طرف سے انتظام ہوتا ہے۔ قم شہر صاف ستھرا قدیمی شہر ہے۔ بتایا گیا کہ قم کی شہرت اس سے ہے کہ دوسرے علاقوں کے لئے یہاں سے علماء بھیجے جاتے ہیں اور دوسرے شہروں سے مُردے دفن کرنے کے لئے قم میں لائے جاتے ہیں۔

## بہائیوں سے گفتگو

تہران میں بہائی خفیہ طور پر تبلیغ کرتے ہیں۔ ایک دوست کے ذریعہ ہم ان سے گفتگو کے لئے ان کے مکان پر پہنچے۔ چار پانچ بہائی موجود تھے اس شب اس امر پر گفتگو ہوئی۔ کہ بہائیوں کا حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی حیات و وفات کے بارے میں کیا عقیدہ ہے؟ جناب بہاء اللہ کے حوالہ جات دکھائے گئے کہ

مسیح آسمان پر اٹھا لئے گئے ہیں اور چرخ چہارم پر زندہ ہیں۔ عبدالبہاء کے اقتباس دکھائے گئے کہ مسیح صلیب پر مارے گئے قتلے اور انسانوں کے گناہوں کا کفارہ ہو گئے۔ بہائیوں نے یہ موقف اختیار کیا۔ کہ عبدالبہاء مفسر کتاب ہیں۔ ان کا قول ہی قبول ہوگا۔ پھر ان کے سامنے یہ مشکل پیش آئی کہ قرآن مجید کو آپ لوگ منجانب اللہ مانتے ہیں اور قرآن مجید کہتا ہے کہ جو لوگ مسیح کو مقتول و مصلوب مانتے ہیں وہ لعنتی ہیں آخر انھوں نے لاچار ہو کر کہا کہ کل سوچ کر بات کریں گے۔

دوسرے روز اس موضوع کو بالکل چھوڑ دیا۔

اعد بدشت کانفرنس میں قرآن مجید کو منسوخ قرار دینے کی سازش کی تاریخی حقیقت میں بہائی صاحبان پھنس گئے۔ انھوں نے اقرار کیا کہ واقعی اس کانفرنس میں باہمی مشورہ سے قرآن مجید کو منسوخ قرار دے کر نئی شریعت بنانے کی تجویز ہوئی تھی۔ پھر اس موضوع پر گفتگو ہوئی کہ قرآن مجید میں بہائیت کے متعلق پیشگوئی ہے؟ انھوں نے سورۃ ق کی آیت واستمع یوم ینادی المناد من مکان قریب پیش کی۔ جب اس کا جواب اگلی آیت فذکر بالقرآن من یخاف وعید سے دیا گیا تو بات ختم ہو گئی۔ اس گفتگو میں میرے ہمراہ مکرم اخویم محمد افضل صاحب اور مکرم ملک مشتاق احمد صاحب بھی ہوتے تھے۔ دوسرے دن کے بعد یہ سلسلہ بند ہو گیا۔

## احباب جماعت کے استفسارات کے جوابات

جمعہ کی نماز کے بعد احباب نے خواہش کی کہ بعض دینی مسائل کا جواب دیا جائے چنانچہ ہر جمعہ کے روز تقریباً دو گھنٹے تک یہ سلسلہ گفتگو جاری رہا۔ تبلیغی اور دینی سوالات بھی کئے گئے۔ مختلف مذاہب کے خیالات و عقائد کے بارے میں بھی پوچھا گیا۔ پھر احباب کے اصرار پر مجلس میں جماعتی موقف اور دیگر کوائف سے احباب کو آگاہ کیا گیا۔ اس سوال و جواب میں احباب بہت دلچسپی لیتے رہے۔

## ایران میں ایک مقدس امانت

سرزمین ایران میں حضرت شاہزادہ عبدالمجید صاحب ایک بزرگ مبلغ سلسلہ احمدیہ مدفون ہیں۔ آپ ۱۲ جولائی ۱۹۲۴ء کو پیغام حق پہنچانے کے لئے ایران روانہ ہوئے تھے۔ ۱۲ اکتوبر ۱۹۲۴ء کو مشہد پہنچے تھے چند سال بعد طہران میں پہنچ کر وہاں قیام فرمایا۔ ۲۲ فروری ۱۹۲۸ء کو وہاں ہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ بہت برگزیدہ انسان تھے رفع اللہ درجاتہ فی الجنۃ

میں جب اس سال ایران کے لئے روانہ ہونے لگا۔ تو حضرت مولوی محمد دین صاحب صدر، صدر انجمن احمدیہ نے بڑی محبت سے فرمایا کہ شاہزادہ عبدالمجید صاحب کی قبر پہ دعا کے لئے ضرور جائیں۔ میں نے مرحوم شاہزادہ صاحب کی قبر کی تلاش کی مگر اس کا پتہ نہ مل سکا۔ بتایا گیا کہ اس علاقہ میں وہ قبریں تھیں۔ بعد ازاں ان قبروں کو برابر کر کے اس پر عمارات بن گئی ہیں جس سے بعد رنج ہوا۔ بہرحال حضرت شاہزادہ صاحب مرحوم کی بلندی درجات کے لئے دعا کی۔ سرزمین ایران میں احمدیت کی یہ ایک مقدس امانت ہے۔

## احباب تہران کا مخلصانہ سلوک

میری مستقل رہائش تو عزیزم میاں محمد افضل صاحب کے ہاں تھی۔ ان کے گھر والے ہی کھانے پینے کا پورا بلکہ ضرورت سے زیادہ اہتمام کرتے تھے۔ جزاھم اللہ خیراً۔ دوسرے احباب نے بھی وقت میں گنجائش کے لحاظ سے چائے، ناشتے اور کھانے کا اہتمام فرمایا۔ ایسے مواقع پر متعدد دوست جمع ہوتے تھے اور کئی مسائل پر بھی گفتگو ہوتی تھی۔ ان احباب میں اصل میزبان کے علاوہ نثار احمد صاحب، چودھری نعمت علی صاحب، چوہدری عزیز احمد صاحب، چوہدری منیر احمد خان صاحب، ملک مشتاق احمد صاحب، مکرم عبدالخالق صاحب بٹ، قریشی داؤد احمد صاحب، سید عاشق حسین صاحب شاہد، مسعود رشید احمد خان صاحب خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر بخشے۔ آمین!

## لجنہ اماء اللہ سے خطاب

محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ حضرت سیدہ ام المتین صاحبہ زید مجدھا نے وہاں ایک خط میں لکھا تھا کہ ابوالعطاء صاحب کے آنے پر کوئی وعظ بھی کرا لیں۔
چنانچہ محترمہ پروین صاحبہ صدر لجنہ تہران کے زیر انتظام ملک پر خواتین کا ایک اجتماع ہوا اور خاکسار نے قرآنی رکوع ان المسلمین والمسلمات کی تفسیر کرتے ہوئے بہنوں کو اپنے فرائض سے آگاہ کیا اور انھیں مرکز کی طرف سے عائد شدہ ذمہ داریوں کے ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

## بندر پہلوی کی تفریحی سیر

یوں تو ایران مجموعی طور پر بہت عمدہ ملک ہے قدرت نے اسے نہایت قیمتی مواہب سے نوازا ہے اور ملک کی حکومت حاکمہ نے بھی اس وقت ملک کی بہتری کیلئے قابل تعریف کام کیا ہے شہروں کے پارک ہوں، بہتے پانیوں پر بلند درختوں کے سایہ میں گرج یا آب علی وغیرہ کی مشہور سیرگاہیں ہوں، تہران کی پہاڑی اور اس کے چشمے ہوں یا شہر کا میدان فردوسی ہو سب مقامات ہی جاذبیت رکھتے ہیں لیکن مجھے آخری ایام میں بندر پہلوی کی تفریحی سیر کا جو موقعہ میسر آیا وہ ایک ناقابل فراموش واقعہ ہے۔ ۲۲ر جولائی سے ۲۵ر جولائی تک چار دن کی تعطیلات تھیں۔ ایسے فرصت کے مواقع پر ایرانی اپنی طبیعت کے مطابق ضرور سیر و تفریح کے لئے نکل کھڑے ہوتے ہیں۔

بندر پہلوی بحیرہ کیسپئن پر شمالی ایران میں روسی سرحد کے قریب نئی اور عمدہ بندرگاہ ہے۔ طہران سے قریباً چار سو کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ اس سفر کا آخری حصہ بہت ہی خوشگوار تھا۔ طہران سے تو سڑک کے کناروں پر پکے ہوئے گندم کے پودوں کے کھلیان تھے۔ آخری حصہ میں دونوں طرف لمبے درخت اور دھان کے سبز اور لہلہاتے کھیت تھے۔ اخباری بیانات اور مشاہدہ کے مطابق قریباً دس لاکھ آدمی بندر پہلوی پہنچ رہے تھے۔ کاروں کا بلا مبالغہ تانتا بندھا ہوا تھا۔ ہر قافلہ اپنی مستقل حیثیت رکھتا تھا تہران سے بذریعہ بس ۳۵ افراد اور بذریعہ کار پانچ افراد گئے تھے۔ احمدیوں کے اس قافلہ کے لئے جن میں ایک شیعہ دوست بھی تھے مکرم مبارک احمد صاحب آف بندر پہلوی نے رہائش کا عمدہ انتظام کر رکھا تھا۔ کھانا بھی اکثر اوقات جناب مبارک احمد صاحب اور جناب افتخار احمد صاحب آف رشت نے کر رکھا [illegible]

# عقیدہ ختم نبوت اور جماعت احمدیہ

## آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کے بارہ میں احمدیوں کا عقیدہ بزرگان سلف کے عین مطابق ہے

## ہفت روزہ "طاہر" لاہور کے مکتوب کا جواب

(از جناب مولوی دوست محمد صاحب شاہد ایم اے مربی سلسلہ احمدیہ راولپنڈی)

ہفت روزہ "طاہر" کی اشاعت مورخہ ۱۰ جولائی ۱۶ جولائی ۱۹۸۶ء میں مکرم محمد صادق صاحب آف جہانیاں نے اپنے مراسلہ میں یہ خواہش ظاہر کی ہے کہ میں پوری صفائی اور جرأت کے ساتھ واضح کروں کہ ہم احمدی مسلمان، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کے عقیدہ پر کس نوعیت اور کن معنوں میں ایمان رکھتے ہیں؟ سو مکرم محمد صادق صاحب کی نیک خواہش کے مطابق قارئین کرام کی خدمت میں عرض ہے کہ ہم احمدی مسلمان، دل وجان سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین اور آخری نبی بالکل انہی معنوں میں مانتے ہیں جن معنوں میں قرآن کریم اور احادیث نبوی کو جاننے والے بزرگان سلف نے بیان فرمایا ہے یعنی یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شریعت کاملہ کے لحاظ سے آخری نبی ہیں۔ آپ کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں آسکتا جو آپ کی شریعت کو منسوخ کرے۔ اور آپ کے بعد نئی شریعت لائے۔ البتہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی پیروی اور اتباع میں آپ کے بعد آپ کی شریعت کے تابع امتی نبی آسکتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود باجود سے جو نبوت منقطع ہوئی ہے وہ صرف تشریعی اور مستقل نبوت ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء سے مقام ومرتبہ کے لحاظ سے بڑھ کر افضل و اعلیٰ ہیں اور آپ کے مقام ومرتبہ اور کمالات سے بڑھ کر اور کسی کا کوئی مقام نہیں۔ بزرگان سلف کے

بیان فرمودہ ان معنوں کے ثبوت میں چند بزرگوں کے اقوال و ارشادات مع حوالہ جات قارئین کرام کی خدمت میں پیش کئے جاتے ہیں:۔

(۱) "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام
خاتم النبیین کی شرح میں ام المومنین حضرت
عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا ہے کہ
قُوْلُوْا اِنَّہٗ خَاتَمُ الْاَنْبِیَاءِ وَ
لَا تَقُوْلُوْا لَا نَبِیَّ بَعْدَہٗ یعنی
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین
تو کہو مگر یہ نہ کہو کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں"

(تفسیر در منثور جلد ۵ صفحہ ۲۰۴ و تکملہ مجمع البحار جلد ۴ صفحہ ۸۵)

(۲) پیران پیر حضرت غوث الاعظم شیخ عبدالقادر صاحب جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم سے النبی کا نام روکا گیا ہے باوجود اس کے کہ خداتعالیٰ ہمیں خلوت میں اپنے کلام اور اپنے رسول کے کلام کے معانی کی خبر دیتا ہے اور یہ مقام رکھنے والا انسان انبیاء و اولیاء میں سے ہوتا ہے۔

(الیواقیت والجواہر جلد ۲ صفحہ ۲۵۔ صفحہ ۲۶ از حضرت امام عبدالوہاب شعرانیؒ)

(۳) چھٹی صدی ہجری کے مشہور صوفی الشیخ الاکبر حضرت محی الدین ابن عربیؒ نے فرمایا ہے کہ "نبوت کلی طور پر بند نہیں ہوئی۔ اسی لئے ہم نے کہا کہ صرف تشریعی نبوت بند ہے پس لا نبی بعدہ کے یہی معنے ہیں۔"

(فتوحات مکیہ جلد ۲ صفحہ ۱۲)

"وہ نبوت جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے سے منقطع ہوئی ہے وہ صرف تشریعی نبوت ہے نہ کہ مقام نبوت۔ پس اب کوئی شرع نہ ہوگی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شرع کی ناسخ ہو اور نہ آپ کی شرع میں کوئی نیا حکم بڑھانے والی شرع ہوگی۔ اور یہی معنے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کے ہیں کہ نبوت اور رسالت منقطع ہوگئی ہے پس میرے بعد نہ کوئی رسول ہوگا۔ نہ نبی یعنی مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس قول سے یہ ہے کہ اب ایسا نبی کوئی نہیں ہوگا جو میری شریعت کے مخالف شریعت پر ہو بلکہ جب کبھی کوئی نبی ہوگا تو وہ میری شریعت کے حکم کے ماتحت ہوگا۔۔۔۔۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت ثابت اور متحقق ہے پس وہ نبی اور رسول ہوں گے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ظاہر ہوں گے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اس فرمان میں صادق ہیں کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ تو ہمیں یقینی طور پر معلوم ہو گیا کہ آپ کی مراد صرف تشریعی نبوت سے ہے۔"

(فتوحات مکیہ جلد ۲ صفحہ ۳)

"نبوت مخلوق میں قیامت تک جاری ہے اگرچہ شریعت کا لانا منقطع ہو گیا ہے پس شریعت کا لانا نبوت کے اجزاء میں سے ایک جزء ہے۔"

(فتوحات مکیہ جلد ۲ صفحہ ۱۰۰ باب ۷۳)

(۴) سرتاج الاولیاء آفتاب طریقت حضرت مولانا جلال الدین رومیؒ فرماتے ہیں:۔

؎ مکر کن در راہ نیکو خدمتے
تا نبوت یابی اندر امتے

(مثنوی دفتر پنجم)

یعنی اے انسان نیکی کی راہ میں کوئی ایسی نیکی بجا لا کہ تجھے امت کے اندر نبوت مل جائے۔

؎ بہر این خاتم شد است او کہ بجود
مثل او نے بود نے خواہند بود
چونکہ در صنعت برد استاد دست
نے تو گوئی ختم صنعت بر تو است

(مثنوی دفتر ششم)

یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس وجہ سے خاتم ہیں کہ سخاوت یعنی فیض پہنچانے میں تو آپ جیسا کوئی ہوا ہے نہ ہوگا۔ جب کوئی کاریگر اپنی صنعت کی انتہائی کمال پر پہنچے تو اسے مخاطب! کیا تو یہ نہیں کہتا کہ تجھ پر کاریگری ختم ہو گئی۔

(۵) عارف ربانی حضرت سید عبدالکریم جیلانی رح فرماتے ہیں کہ:۔

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تشریعی نبوت کا حکم منقطع ہو گیا ہے اور اس طرح محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں کیونکہ آپ کمال کو لائے مگر کوئی اور اس کمال کو نہیں لایا۔"

(الانسان الکامل باب ۳۶ جلد ۱ صفحہ [illegible])

(۶) مشہور صوفی و ممتاز متکلم حضرت امام عبدالوہاب شعرانی رح فرماتے ہیں کہ:۔

"یاد رکھو کہ مطلق نبوت نہیں اٹھی صرف شریعت والی نبوت اٹھی ہے"

(الیواقیت والجواہر جلد ۲ صفحہ [illegible])

(۷) محدث امت حضرت امام محمد طاہر گجراتی رح فرماتے ہیں کہ:۔

"حضرت عائشہ رض کے قول میں حدیث لا نبی بعدی کی مخالفت نہیں ہوتی کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ ہے کہ ایسا نبی نہ ہوگا جو شریعت کو منسوخ کرتا ہے۔"

(تکملہ مجمع البحار صفحہ [illegible])

(۸) برصغیر پاک و ہند کے مایہ ناز محدث شارح مشکوٰۃ شریف و مشہور امام اہل سنت حضرت ملا علی قاری رح فرماتے ہیں کہ:۔

"ہاں یہ بات بھی ہے کہ اگر (نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادہ) ابراہیم زندہ رہتے اور نبی بن جاتے نیز حضرت عمر رض بھی نبی ہو جاتے تو وہ دونوں بھی حضرت عیسیٰ ، حضرت خضر اور حضرت الیاس کی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تابع نبیوں میں سے ہوتے ہیں حدیث (لو عاش لکان صدیقاً نبیاً) اللہ تعالیٰ کے قول خاتم النبیین کے ہرگز مخالف نہیں کیونکہ خاتم النبیین کے تو یہ معنی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں ہو سکتا جو آپ کے دین کو منسوخ کرے اور آپ کا امتی نہ ہو۔" (موضوعات کبیر صفحہ [illegible])

حدیث لا نبی بعدی کے جو الفاظ آئے ہیں اس کے معنی علماء کے نزدیک یہ ہیں کہ کوئی نبی ایسی شریعت لے کر پیدا نہیں ہوگا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کو منسوخ کرتی ہو۔

(الاشاعت فی اشراط الساعۃ ص۲۲۶)

(۹) حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندی مجدد الف ثانی رح فرماتے ہیں کہ:۔

"حضرت خاتم الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد آپ کے متبعین کا آپ کی پیروی اور وراثت کے طور پر کمالِ نبوت کا حاصل کرنا آپ کے خاتم الرسل ہونے کے منافی نہیں۔ لہٰذا اے مخاطب! تو شک کرنے والوں میں سے نہ ہو"

(مکتوباتِ امام ربانی جلد ۱ مکتوب ۳۰۱ ص ۱۴۱)

(۱۰) اہلِ تشیع کے عظیم مفسر اور بزرگ حضرت الشیخ الجلیل ابوالحسن علی بن ابراہیم قمی رح فرماتے ہیں:۔

"حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر اس وقت تک جس قدر انبیاء کو اللہ تعالیٰ نے مبعوث فرمایا ہے وہ تمام انبیاء دوبارہ دنیا میں لوٹ کر آئیں گے اور رسول اللہ اور امیرالمومنین (مہدی علیہ السلام) کی نصرت فرمائیں گے"

(تفسیر القمی ص۲۳، حق الیقین ص۱۵۶)

(۱۱) امام الہند حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی مجدد صدی دوازدہم فرماتے ہیں:۔

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نبی اس طرح ختم کئے گئے ہیں کہ ایسا شخص نہیں پایا جائے گا جسے اللہ تعالیٰ لوگوں پر شریعت دے کر مامور کرے"

(تفہیماتِ الٰہیہ جلد ۲ ص ۷۲-۷۳)

(۱۲) حضرت مرزا مظہر جان جاناں رح فرماتے ہیں:۔

"سوائے مستقل نبوت کے کوئی کمال ختم نہیں ہوا۔ مبداء فیاض میں جو اللہ تعالیٰ ہے کسی قسم کا بخل اور روک نہیں ہے"

(مقاماتِ مظہری ص۸۸)

(۱۳) حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی رح بانی دارالعلوم دیوبند فرماتے ہیں:۔

"عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانہ کے بعد ہے اور آپ سب میں آخری نبی ہیں۔ مگر اہلِ فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم و تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں پھر مقامِ مدح میں وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ فرمانا کیونکر صحیح ہوسکتا ہے۔"

(تحذیر الناس ص۳)

"بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی ﷺ بھی

کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی
میں کچھ فرق نہ آئے گا۔"
(تحذیر الناس صفحہ ۲۸)

"علماء اہل سنت بھی اس امر کی تصریح
کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ کے عصر میں کوئی
نبی صاحب شرع جدید نہیں ہو سکتا
اور نبوت آپ کی عام ہے اور جو نبی
آپ کے ہم عصر ہوگا وہ متبع شریعت
محمدیہ کا ہوگا۔"
(تحذیر الناس صفحہ ۴۳)

(۱۴) اہل سنت کے ممتاز عالم حضرت مولانا ابو الحسنات
عبد الحیؒ فرنگی محلی فرماتے ہیں:۔
"بعد آنحضرتؐ کے یا زمانے میں آنحضرت
کے مجرد کسی نبی کا ہونا محال نہیں بلکہ
صاحب شرع جدید ہونا البتہ ممتنع
ہے۔" (اثر ابن عباس فی دافع الوسواس
مطبع یوسفی واقع فرنگی محل لکھنؤ بار دوم صفحہ ۱۶)
بزرگانِ سلف کے انہی اقوال و ارشادات
کے عین مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی اتباع
و پیروی و محبت و محویت میں اس زمانہ میں حضرت بانی
جماعت احمدیہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود
و مہدی معہود علیہ السلام نے خدا تعالیٰ کے حکم سے
غیر تشریعی امتی نبی ہونے کا دعویٰ فرمایا ہے۔ چنانچہ
آپ نے فرمایا ہے:۔
"اگر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی امت نہ ہوتا اور آپ کی پیروی
نہ کرتا تو اگر دنیا کے تمام پہاڑوں
کے برابر میرے اعمال ہوتے تو پھر بھی
میں کبھی یہ شرف مکالمہ و مخاطبہ ہرگز
نہ پاتا۔ کیونکہ اب بجز محمدی نبوت
کے سب نبوتیں بند ہیں۔ شریعت
والا نبی کوئی نہیں آسکتا اور بغیر شریعت
کے نبی ہو سکتا ہے مگر وہی جو پہلے
امتی ہو۔ پس اسی بناء پر میں امتی بھی
ہوں اور نبی بھی۔ اور میری نبوت یعنی
مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی ظل
ہے اور بجز اس کے میری نبوت کچھ
بھی نہیں وہی نبوت محمدیہ ہے جو مجھ
میں ظاہر ہوئی ہے اور چونکہ میں
محض ظل ہوں اور امتی ہوں اس
لئے آنجناب کی اس سے کچھ کسر
شان نہیں۔"
(تجلیات الٰہیہ صفحہ ۱۹ تا صفحہ ۲۰)

## درخواست

خریدار احباب دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت اپنا خریداری نمبر
ضرور تحریر فرمائیں۔ تازہ نمبر غلاف کے اوپر درج ہوتا ہے
(مینیجر الفرقان ربوہ)

# چند مفید اقتباسات

جناب ملک عبد الجلیل صاحب عشرت لاہور

## (۱) "بڑے لوگ بڑی باتیں"

اس عنوان سے سیّد شاہد عظیم فاطمی لکھتے ہیں:-

"......... علی پور سیداں کے مشہور و معروف بزرگ اور نقشبندی سلسلے کے پیر طریقت سید جماعت علی شاہ محدّث ......... ٹھیٹھ پنجابی زبان میں اہلحدیث کو مغلظات سنانے میں اپنی مثال آپ تھے ......... جن کی تقریر کی تان ہمیشہ اس پر ٹوٹتی تھی کہ ـــــ دو عورتیں آپس میں لڑ جھگڑ رہی تھیں۔ ایک نے کہا تیرے منہ میں سؤر۔ دوسری پلٹ کر بولی۔ تیرے منہ میں "وہابی" اور اس طرح یہ دوسری عورت گالی دینے میں اپنی حریف سے بازی لے گئی۔ کیونکہ "وہابی" تو سو سؤروں کا ایک سؤر ہوتا ہے" ـــ

(سیارہ ڈائجسٹ۔ مارچ ۱۹۷۹ء صفحہ ۳۵)

## (۲) "پرایا مال اپنا"

سید شاہد عظیم صاحب ہی لکھتے ہیں ـــ

"امیر شریعت عطاء اللہ شاہ بخاری کے فرزند سید عطاء المنعم بخاری نے ملتان سے "مستقبل" نام کا ایک مجلہ نکالا پہلے ہی شمارہ کا اداریہ پڑھا تو لوگ عش عش کر اٹھے کہ مدیر "مستقبل" کو الفاظ کے در و بست پر کیسی ماہرانہ دسترس حاصل ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ ان کے اس اداریہ سے ان کے دوست حیران اور ان کے دشمن مرعوب ہوئے لیکن اب اسے سوءِ اتفاق ہی کہیں گے کہ ایک دوست کے پاس ماہنامہ "سویرا" کا ایک پرانا شمارہ نظر سے گزرا تو یہ تلخ حقیقت منکشف ہوئی کہ جانشین امیر شریعت نے "سویرا" کا اداریہ اپنے "مستقبل" کے پہلے شمارہ کے لئے کسی لفظی تغیر و تبدل اور کسی قسم کا"

حوالہ دیئے بغیر اس بھرپور تاثر کے ساتھ
نقل کیا ہے کہ یہ انہی کے قلم معجز رقم
کی کرشمہ سازی ہے۔"
(سیارہ ڈائجسٹ اپریل ۱۹۷۶ء صفحہ ۱۴۸)

●

## (۳) اسلامی حکومت میں کلیدی آسامیاں اور غیر مسلم۔

جناب یوسف ظفر صاحب ـــ اپنے مضمون "یہود ونصاریٰ" میں لکھتے ہیں:۔
"ساتویں صدی ہجری میں اسلام ان ملکوں
میں جہاں بھی پہنچا۔ اس نے یہودیوں
کے عقائد، کاروبار اور سماجی حیثیت
سے تعرض نہ کیا۔ یہاں تک کہ ہسپانیہ
میں ان کو فوج اور خلافتی ملازمتوں میں
اعلیٰ عہدوں پر فائز کیا۔ البتہ جنگ
عیسائیوں کا بس چلا۔ انہوں نے انھیں
ہر مقام پر دبانے کی کوشش کی۔ یہاں تک
کہ جبر و تشدد نے انھیں زیادہ متحد اور
منظم کر دیا۔"
(سیارہ ڈائجسٹ مئی ۱۹۷۶ء صفحہ ۸۶)

●

## (۴) جہادِ اکبر کیا ہے؟

ماہ مارچ کے سیارہ ڈائجسٹ میں حضرت شیخ
علی ہجویری المعروف داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور
تصنیف "کشف المحجوب" کی تلخیص شائع ہوئی ہے۔
ایک اقتباس ملاحظہ ہو:۔
"عرض کیا گیا یا رسول اللہؐ جہادِ اکبر کیا
ہے؟ حضورؐ نے فرمایا "سنو! وہ
مجاہدۂ نفس ہے" رسول کریمؐ نے مجاہدۂ
نفس کو جہاد پر فضیلت دی ہے اس
کی وجہ یہ ہے کہ اس میں اذیت و تکلیف
زیادہ ہے۔ جہاد خواہش نفس کا مٹانا
ہے اور مجاہدہ اس کو مغلوب اور اپنے
قابو میں کرتا ہے۔ تمام دینوں اور مذہبوں
کے لوگوں میں مجاہدۂ نفس پسندیدہ ہے اور
اہلِ طریقت اس کی رعایت کرتے ہیں۔" صفحہ ۱۰۱)

●

## (۵) "فیاضی اور لمبا ہاتھ"

"ایک روز آنحضرتؐ نے ازواج مطہراتؓ سے فرمایا
"تم میں سے مجھ سے جلدی ملنے والی وہ ہے جس کا ہاتھ لمبا
ہے" ازواج مطہرات اس ارشاد کو حقیقت پر محمول کرتی
تھیں۔ چنانچہ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضورؐ کے وصال
کے بعد جب ہم ایک جگہ جمع ہو جاتیں تو ایک دوسرے کے ہاتھ
ناپا کرتی تھیں۔ سب سے لمبے ہاتھ حضرت سودہؓ کے تھے۔
لیکن حضرت زینبؓ نے جو کوتاہ قد تھیں سب سے پہلے انتقال
فرمایا۔ تب ہماری سمجھ میں آیا کہ ارشاد مذکورہ میں ہاتھ کا
لمبا ہونا فیاضی کی طرف اشارہ تھا۔ حضرت زینبؓ بہت سخی تھیں
(سیارہ ڈائجسٹ مارچ ۱۹۷۶ء صفحہ ۱۹)

سمندر کے کنارے پر نہانے کا عمدہ انتظام تھا مگر ہجوم بے اندازہ تھا۔ اس لئے ہم لوگوں نے بندر پہلوی کے ساحل سے قریباً تین کیلومیٹر دور کپور چپال نامی جگہ پر جہاں پانی بھی شفاف تھا اور ہجوم بھی نہ تھا ہفتہ کا دن گزارنے کا انتظام کیا۔ اور سب نے سمندر میں نہایا۔ مجھے بھی دو گھنٹے تک نہانے کا موقع ملا۔ جمعہ اور عصر کی نمازیں بھی مکرم مبارک احمد صاحب کے مکان پر ہی پڑھیں۔ اس عرصہ میں شہر اور سمندر کی سیر کے علاوہ مردہ آب یعنی سمندر کے اس حصہ میں جہاں پانی کھڑا ہے۔ قریباً پچاس میل تک لانچ پر سیر کے لئے گئے۔ مرغابیوں کی ڈاریں اور کنول کے پودے بھی بکثرت تھے۔ الغرض یہ تین چار دن نہایت پرلطف تھے۔ ۲۵ جولائی کو دس بجے بذریعہ کار واپسی ہوئی۔ رشت میں تھوڑی دیر ٹھہرے۔ یہ ایک اچھا تجارتی شہر ہے۔ قزوین میں مختصر قیام کیا۔ راستہ کی آبادیوں محمود آباد، منجیل، شریف آباد وغیرہ کو دیکھتے ہوئے ہم سات بجے شام بخیریت تہران پہنچے۔ الحمد للہ رب العالمین!

احباب تہران نے عزیزم محمد افضل صاحب کے مکان پر بعد عشاء ایک تقریب پیدا کی۔ ساڑھے گیارہ بجے شب دعا پر یہ ختم ہوئی اور احباب رخصت ہوئے ۲۶ جولائی بروز پیر دعا کے بعد علی الصبح گھر سے روانہ ہوئے۔ ایرپورٹ پر چند احباب موجود تھے وہاں بھی دعا کی۔ زاہدان کے لئے ہوائی جہاز میں سوار ہوا۔ اس سفر میں اخویم عبدالخالق صاحب بٹ بھی پاکستان آ رہے تھے۔ ان کی وجہ سے بہت سہولت رہی کوئٹہ ایرپورٹ پر اسی جہاز سے کراچی والے مسافروں کا سامان پہلے چیک کرتے ہیں اور کوئٹہ اترنے والوں کا بعد میں۔ چیکنگ کے لئے بلاوجہ دو گھنٹے انتظار کرنا پڑتا ہے اگر کسٹم والے دو حصے کر لیں تو مسافروں کو بہت آرام رہے چیکنگ دیکھ کر بار بار اس طرف توجہ ہو رہی تھی کہ آخرت کی چیکنگ کتنی دشوار ہوگی۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ من نوقش الحساب فقد عذب۔ اللہ تعالیٰ سب مومنوں کو محفوظ رکھے۔ آمین!

بعد دوپہر تین بجے کے قریب ایرپورٹ سے احباب کے ساتھ کاروں میں گھر پہنچے۔ دوستوں نے حسب سابق بعد نماز مغرب دو تین روز میں ایران کے حالات سنے۔ کوئٹہ سے ۳۱ جولائی کو روانہ ہو کر یکم اگست کو چنیوٹ اسٹیشن پر اتر کر بذریعہ کار بارہ بجے شب بخیر و عافیت بیت العطاء ربوہ پہنچ گیا۔ تمام محسنوں اور دعا کرنے والے احباب کا بہت بہت شکریہ۔ واخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العلمین۔

خاکسار۔ ابوالعطاء

**تبدیلی پتہ:** جب کسی خریدار بھائی کا پتہ بدل جائے تو اسے چاہیئے کہ دفتر کو نئے پتہ سے مطلع کریں۔

(منیجر)

# حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی فرضی اور حقیقی موت

## ——— انکشافاتِ جدید کی روشنی میں

از جناب شیخ عبد القادر صاحب لاہور

سلسلۂ انبیاء میں حضرت مسیح علیہ السلام اس لحاظ سے منفرد ہیں کہ ان کی امت کے لوگ اور ان کے مکذبین دونوں ان کی فرضی موت کے قائل ہیں۔ ان کی حقیقی موت اور لوگوں سے سالہا سال زندگی پردۂ اخفاء میں ہے۔

بنی اسرائیل کے بارہ قبیلے تھے۔ ان میں سے دس گمشدہ کہلاتے۔ اشوری اور بابلی حملوں میں اسباط عشرہ کا ایک بڑا حصہ ممالک شرقیہ میں آباد ہو کر تاریخ کے دھندلکوں میں گم ہو گیا۔

حضرت مسیح علیہ السلام نے اپنا مشن یہ بیان کیا کہ میں نے اپنی گمشدہ بھیڑوں کو تلاش کرنا ہے۔ فرمایا ایک مدت ہوئی وہ لٹے گلے سے بچھڑ چکی ہیں۔ اب میں انھیں ڈھونڈ نکالوں گا۔ پھر ایک ہی گلہ ہو گا اور ایک چرواہا۔ (یوحنا - ۱۰/۱۶) محض بائبل کی پیشگوئیوں کے مطابق مسیح چرواہا بن کے مبعوث ہوا تھا۔ حزقیل نبی کے صحیفہ میں ...

"میری بھیڑیں تمام پہاڑوں اور سب اونچی پہاڑیوں پر آوارہ ہو گئیں۔ اور میرے گلے تمام روئے زمین پر پراگندہ ہو گئے اور کوئی نہ تھا جو ان کو پوچھے اور کوئی نہ تھا جو ان کو تلاش کرے۔" (۳۴ : ۶)

آگے فرمایا:—

"اور میں ان کے لئے ایک چرواہا مقرر کروں گا جو ان کو تلاش کرے گا اور چرائے گا۔" (۳۴/۱۱)

حضرت مسیح علیہ السلام کا مشن اس لیں منظر میں واضح ہو جاتا ہے۔ آپ مسیح چرواہا بن کر مبعوث ہوئے تھے۔ یہ مشن ابھی پورا نہیں ہوا تھا کہ یہودیا سعودنے جھوٹا مقدمہ بنا کر آپ کو سولی پر چڑھوا دیا۔ اللہ تعالیٰ نے صلیبی موت سے بچا لیا۔ اس

کے بعد آپ مخفی ہو گئے۔ باقی ماندہ زندگی علاقہ ہائے دور دراز میں سیاحت اور بالخصوص ممالکِ شرقیہ میں بسر کی۔

جس طرح بنی اسرائیل کی گمشدہ بھیڑیں نظروں سے اوجھل تھیں اسی طرح ان کا چرواہا پردۂ اخفاء میں چلا گیا۔ اہلِ کتاب اسباطِ عشرہ کا آج تک پتہ نہیں لگا سکے کہ وہ کہاں آباد ہوئے۔ ان کے چرواہا کا بھی یہی حال ہے۔ جب قرآن حکیم لوحِ محفوظ سے قلبِ محمّد مصطفےٰ صلّے اللّٰہ علیہ وسلّم پر اتر رہا تھا تو اس زمانے میں یہود و نصاریٰ کا ہر فرد حضرت مسیحؑ کی ایک فرضی موت کا قائل تھا۔ گویا فرستادۂ خدا کو مرنے سے پہلے مار چکا تھا۔ اس عقیدہ کے ردّ میں اللّٰہ تعالیٰ نے بتایا کہ اہلِ کتاب کا کوئی فرد ایسا نہیں جو حقیقی موت کے واقع ہونے سے قبل ایک فرضی موت کا قائل نہ ہو۔ ان کے پاس کوئی قطعی علم نہیں، محض اتباعِ ظن ہے۔ ہاں یہ یقینی بات ہے کہ یہودی مسیح کو قتل نہیں کر پائے۔ اللّٰہ تعالیٰ نے ان کو زندہ رکھا اور دشمن اپنے ارادوں میں خائب و خاسر ہو گئے۔ حضرت مسیحؑ نے طبعی طور پر وفات پائی اور اعلیٰ علیین میں ان کا رفع ہوا۔ یہ شاندار مضمون سورۂ نساء کی تین آیات میں بیان ہوا ہے (۱۵۷-۱۶۰)

آخری آیت میں زمانہ نبویؐ کے اہلِ کتاب کیلئے ایک چیلنج ہے۔ مفہوم آیاتِ مبارکہ کا یہ ہے کہ
"مسیح کی حقیقی موت سے قبل ہر ایک ظنّی موت کا قائل ہے۔ قیامت کے دن اصل حقیقت کھل جائے گی اور مسیحؑ کی گواہی ان لوگوں کے خلاف ہوگی۔ اہلِ کتاب کا کون سا فرد ہے جو مسیحؑ کی صلیبی موت کا حتمی اور یقینی ثبوت پیش کر سکے محض بے بنیاد باتوں کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں۔ وہ شک و شبہ میں مبتلا ہیں۔ ان کے پاس کوئی قطعی علم نہیں۔ گویا سب کے سب اہلِ کتاب مسیح کے مرنے سے پہلے ان کو مار دیتے ہیں۔"

اس سادہ استدلال اور تاریخی حقیقت کو جب اپنوں اور بیگانوں نے فراموش کر دیا۔ تو اللّٰہ تعالیٰ نے امتِ محمدیہؐ کے ایک فرد کو مسیح موعود اور کاسر الصلیب بنا کر مبعوث کیا۔ ان کو کشفی اور الہامی طور پر بتایا گیا کہ آیاتِ مبارکہ کے یہ معنے درست ہیں۔ ان میں عصرِ اسلام کے اہلِ کتاب کے لئے ایک چیلنج ہے۔ یہود و نصاریٰ کا کوئی فرد صلیبی موت کا حتمی اور یقینی ثبوت پیش نہیں کر سکتا۔ مسیحؑ کی حقیقی موت پر ایمان لانے سے قبل وہ بیانِ مذکورہ بالا یعنی مسیح کی فرضی موت کے قائل ہیں اور قائل رہیں گے۔ قیامت کے دن حضرت مسیحؑ خود بتائیں گے کہ صلیب مجھے مار نہیں سکی۔ میں زندہ رہا اور جب میرا مشن پورا ہو گیا تو میں نے طبعی طور پر وفات پائی۔ میری روح کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے گئے اور میرا رفع ہوا (ازالہ اوہام میں تفصیل ملاحظہ ہو)

قرآن حکیم کے مفسرِ اوّل خود رسولِ خدا

صلّی اللہ علیہ وسلّم تھے۔ آپؐ نے فرمایا:—

"اِنّی اوتیت الکتاب
وَ مِثْلَہٗ۔"

کہ مجھے کتاب دی گئی اور اسکا مثل۔

مِثْلَہٗ کی تشریح میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اس سے مراد، مکاشفات صحیحہ، رؤیائے صالحہ، وحی خفی یعنی تفہیمات الٰہیہ ہے۔ فرمایا:—

"وحی متلو کا خاصہ ہے جو اس کے
ساتھ تین چیزیں ضرور ہوتی ہیں.....
........ اوّل۔ مکاشفات صحیحہ۔
جو اخبارات اور بیانات وحی کو کشفی
طور پر ظاہر کرتے ہیں۔ گویا خبر کو معائنہ
کر دیتے ہیں ...... تا وہ علم جو قرآن
کے ذریعہ سے دیا گیا ہے زیادہ تر
انکشاف پکڑے اور موجب طمانیت
اور سکینت کا ہو جائے"

(الحق مباحثہ لدھیانہ ۱-۶)

اب ہم دیکھتے ہیں کہ قرآن کا دعویٰ ہے کہ اہل کتاب حضرت مسیحؑ کی فرضی اور ظنی موت کے قائل ہیں۔ اور یہ سارا عقیدہ حقیقی موت پر ایمان نہ لانے کا طبعی نتیجہ ہے۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ حضرت مسیحؑ فوت کب ہوئے؟ معبّرِ اوّل نے اس باب میں کیا ارشاد فرمایا ہے، تفصیل ملاحظہ ہو۔

اُس بیماری میں جس میں حبیبِ خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم رفیقِ اعلیٰ کو جا ملے۔ جبرائیل علیہ السلام آئے اور انہوں نے بتایا کہ ہر نبی کی عمر پہلے نبی سے (کم از کم) نصف ضرور ہوتی ہے۔ آپ کی عمر، حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے نصف ہوگی۔

اس کشفِ صریح میں جہاں خاتم الانبیاء صلّی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارکہ بتا دی گئی۔ وہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عمر کا بھی فیصلہ ہو گیا۔ اس طرح وحی متلو کے ساتھ مِثْلَہٗ نے شامل ہو کر ایک مخفی بات کو اظہر من الشمس کر دیا۔ الکتاب یعنی قرآن مجید نے بتایا کہ:—

یہود و نصاریٰ کا ہر فرد ایک فرضی
موت کا قائل ہے کوئی اہل کتاب
ایسا نہیں جو کہ بیان مذکورہ بالا یعنی
مسیح کی ظنی موت کا قائل نہ ہو اس
کی حقیقی موت پر ایمان لانے سے قبل

اور مثل کتاب یعنی کشف صریح نے بتا دیا کہ حضرت مسیحؑ نے سید الانبیاء صلّی اللہ علیہ وسلم سے دوگنی عمر پائی ہے۔ یہود و نصاریٰ ۳۳ سال عمر بتاتے ہیں۔ کم و بیش نوّے سال مخفی عمر کے ہیں۔ گویا

فرضی عمر ۳۳ سال ہے
اور حقیقی عمر ۱۲۵ سال ہے

اہل کتاب کا ہر فرد مسیح کو مرنے سے پہلے مار کر قصّہ چکا دیتا ہے۔ حضرت جبرائیل نے بتایا کہ حقیقی موت ۱۲۵ سال کی عمر مبارکہ کے گزر کر ہوئی۔ گویا حادثۂ صلیب کے بعد کم و بیش نوّے سال تک آپ زندہ۔

رہے۔ قرآنِ حکیم نے اس باب میں مزید وضاحت کردی کہ

مریم اور ابنِ مریم کو ہم نے ایک نشان
بنایا ان کو طوفانِ مصائب سے نکال
کر ایسی بلند و بالا۔ خوبصورت جگہ
لے آئے جو کہ سرسبز و شاداب ہے اور
جہاں چشمے جاری ہیں۔ یہ جگہ ماں بیٹے
دونوں کے لئے پناہ گاہ ہیں

گویا وفات یروشلم میں نہیں بلکہ ایسی ربوۂ جنت نظیر میں ہوئی۔ یہ کون سی جگہ ہے؟ بھوشی پران میں لکھا ہے کہ ہمالہ دلیش میں حضرت مسیح کی ملاقات ساکا قوم کے ایک راجہ سے ہوئی آپ نے بتایا کہ میری قوم نے مجھے دکھ دیئے۔ انھوں نے "نجمہ" یعنی میری انجیل کو ماننے سے انکار کردیا۔ میں ان (بلند و بالا) علاقوں میں آ گیا ہوں۔ بادشاہ نے عیسیٰ مسیح کی بڑی عزت افزائی کی اور ان کو ایک جاگیر دے کر ہمالہ دلیش میں پورے طور پر آباد کردیا اور بسا دیا۔ (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو

(Jesus in Rome)

ان تاریخی حقائق سے صاف ظاہر ہے۔ کہ حضرت مسیح واقعہ صلیب کے بعد زندہ و پائندہ رہے ان کی وفات کشمیر جنت نظیر میں ہوئی نہ کہ ۳۳ سال کی عمر میں یروشلم میں

اب آیئے قرآن کے اس عظیم الشان دعوے کو عیسائی آثار کی مدد سے پرکھتے ہیں۔ آپ حیران ہوں گے ان معنوں کی تائید ان سریانی نظموں سے ہوتی ہے جو کہ قرنِ اوّل میں ایڈلیسہ و نصیبین کے عیسائیوں میں بہت مقبول تھیں۔ بیسویں صدی کے شروع میں ان کا انکشاف ہوا۔ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہؑ کی وفات کے ایک سال بعد اشاعت پذیر ہوئیں۔ ان نظموں میں یہ مضمون بیان ہوا ہے کہ لوگ جس شخص کو اپنی دانست میں مار چکے وہ تو زندہ ہے۔ دشمنوں کی آنکھوں پر شبہات کی پٹی پڑی ہوئی ہے۔ جب یہ پٹی اتری تو وہ دوڑتے ہوئے آئیں گے اور مسیح کے دامن سے وابستہ ہو جائیں گے۔

ان غزلوں کا سُریانی متن اور انگریزی ترجمہ ۱۹۰۹ء میں ایک ساتھ شائع ہوا۔ عزیزم محمد ہاشم سلمہٗ بی ایس سی نے جو کہ نہایت مخلص اور انتھک نوجوان ہیں لندن سے کچھ غزلوں کا فوٹو اسٹیٹ حاصل کیا جو کہ اس وقت میرے سامنے ہے۔ سریانی متن ایک صفحہ پر ہے اور انگریزی ترجمہ دوسرے پر۔ سریانی زبان کے عالم RENDEL HARRIS نے انگریزی ترجمہ کیا ہے۔ بعض غزلوں میں حضرت مسیح علیہ السلام دنیا سے مخاطب ہیں۔ غزل ۲۸ کے متعلق نوٹ ملاحظہ ہو:۔

*Perhaps, then, the writer is speaking, in these verses, as if in the person of Christ.*

ان اشعار سے یوں معلوم ہوتا ہے کہ نظم لکھنے والا مسیح کے وجود میں ہو کر بات کر رہا ہے۔

اس نظم میں یہ فقرے قابلِ غور ہیں:۔

They who saw me
marvelled at me,
because I was per-
secuted, and they
supposed that I
was swallowed up:
for I seemed to
them as one of the
lost;
(The odes of Salomon by
Rendel Harris P. 128,
ODE No:- 28.)

"جنہوں نے مجھے دیکھا وہ حیرت میں
گم تھے کیونکہ مجھے نشانہ ایذا بنایا
گیا اور وہ اپنی دانست میں مجھے نگل
چکے تھے اس لئے کہ میں انہیں ایسا
دکھائی دیا گویا میرا قصہ تمام ہو چکا
وہ مجھے یکے از مردگان سمجھتے تھے"

آگے لکھا ہے:-
میں ہلاک نہ ہوا کیونکہ میں ان کا بھائی
نہ تھا نہ میری پیدائش ان کی پیدائش
کی طرح تھی۔

اسی تسلسل میں ہے:-
وہ میری موت کے متلاشی تھے لیکن
وہ اسے پا نہ سکے کیونکہ [illegible] ان کی

یادگار سے قدیم ترین (یعنی صحف
انبیاء میں میرے نجات پانے کا ذکر
ہے) وہ بیکار میرے قتل کے درپے
ہوئے اور ان لوگوں کو مارنے کی فکر
[illegible] (یعنی
[illegible] ہو لئے انہوں نے
اس شخص کو [illegible] نابود
کر دینا چاہا جو ان سے پہلے کا ہے
(یعنی پرانے نوشتوں میں جس کے لئے
بشارات ہیں) کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارادہ
انسانی قیاس از وقت نہیں سمجھ سکتا
اور اس کا دل پر حکمت [illegible] ہے
(خدا تعالیٰ کی حکمتوں کا احاطہ کون
سکتا ہے) الحمد للہ"

اس نظم کے آخر میں "ہل ادیاہ" عبرانی نعرہ
حمد ہے اس کے معنے یعنی الحمد للہ کے ہیں کیتھولک
بائیبل کے اشاریہ میں اس کلمہ کے معنے ان الفاظ میں ہیں:-
" خداوند کی تمجید کرو۔ الحمد للہ"
(اردو کیتھولک بائیبل روما ۱۹۵۸ء)
اس غزل کے مضمون پر غور کریں۔ قرآن حکیم کی
سراسر تائید ہوتی ہے یہ غزل زیر نظر آیۂ مبارکہ کے
اسرار سے پردہ اٹھاتی ہے۔ صاف ظاہر ہے کہ
یہود اپنی دانست میں [illegible] خدا کو مرنے سے
پہلے مار چکے تھے۔ آیت قرآنی کے معنے کتنے سچے ہیں
کہ یہود [illegible] نہیں جو(۴)

(۴) حقیقی موت سے پہلے اپنی دانست میں مسیح کو مار نہ چکا ہو۔ یہاں کا محض [illegible] ہے۔ اہل کتاب مسیح کی حقیقی موت پر ایمان

ہر قسم کا سامان سائنس واجبی نرخوں

پر خرید نے کے لئے

# الائیڈ

# سائنٹفک سٹور

گنپت روڈ ۔ لاہور ، کو یاد رکھیں

ٹیلیفون نمبر ۶۲۵۰۰

---

آپ کی اپنی

# احمدیہ ٹریول ایجنسی

امریکہ ، ہالینڈ ، مغربی جرمنی ، ڈنمارک

لندن ، سوئٹزرلینڈ اور مڈل الیسٹ کے لئے

ہوائی اور بحری رعائتی ٹکٹوں کی بکنگ ۔ نیز

ویزا کے حصول کیلئے آج ہی رجوع فرمائیں

# انڈس ٹریول ایجنسی

ٹرانسپورٹ [illegible] ہوٹل ۔ لاہور

---

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار

# تحریک جدید

ربوہ

آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں اور

غیر از جماعت دوستوں کو بھی پڑھائیں

سالانہ چندہ

پانچ روپے

(مینیجنگ ایڈیٹر)

---

الفردوس

انارکلی میں لیڈیز کپڑے کیلئے

آپ کی اپنی دکان ہے

# الفردوس

۸۵- انارکلی- لاہور

## ہماری مفید کتابیں

۱۔ **تحریری مناظرہ:** پادری عبدالحق صاحب اور احمدی مناظر مولانا ابوالعطاء صاحب کے درمیان الوہیت مسیحؑ کے موضوع پر تحریری مناظرہ ہوا تھا۔ پادری صاحب دو پرچوں کے بعد ہی لاجواب ہو گئے تھے۔ پڑھنے کے قابل ہے۔ قیمت ۵۰/۱ روپے

۲۔ **نبراس المومنین:** رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی منتخب احادیث مع ترجمہ و تشریح طبع ہوئی ہیں یہ مجموعہ ہمارے نصاب تعلیم میں شامل ہے۔ قیمت صرف پچاس پیسے

۳۔ **الفرقان کے مجلد فائل۔** قیمت فی مجلد فائل بیس روپے

ملنے کا پتہ۔ مکتبہ الفرقان ربوہ

## الفضل ربوہ
روزنامہ

### ہمارا، آپ کا اور سب کا اخبار

اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات سے اقتباسات، حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ کے روح پرور خطبات۔ علماء سلسلہ کے اہم مضامین۔ بیرون ممالک میں جماعت کی تبلیغی مساعی کی تفاصیل اور اہم ملکی اور عالمی خبریں شامل ہوتی ہیں۔ آپ خود بھی یہ اخبار پڑھیں اور دوسروں کو بھی مطالعہ کے لئے دیں۔ اس کی توسیع اشاعت آپ کا جماعتی فریضہ ہے

(منیجر الفضل ربوہ)

## مفید اور مؤثر دوائیں

### نور کاجل

ربوہ کا مشہور عالم تحفہ

آنکھوں کی خوب صورتی کے لئے نہایت مفید

خارش، پانی بہنا، ناخونہ، بھینی، ضعف بصارت وغیرہ امراض کے لئے نہایت مفید ہے۔ عرصہ ساٹھ سال سے استعمال ہو رہا ہے۔ خشک و تر قیمت فی شیشی۔ سوا روپیہ

### تریاق اٹھرا

اٹھرا کے علاج کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہترین تجویز جو نہایت اعلیٰ اور عمدہ اجزاء کے ساتھ تیار کی جا رہی ہے۔ اٹھرا بچوں کا مردہ پیدا ہونا، پیدا ہونے کے بعد جلد مر جانا یا چھوٹی عمر میں فوت ہو جانا، یا لاغر ہونا ان تمام امراض کا بہترین علاج ہے۔ قیمت پندرہ روپے

## خورشید یونانی دواخانہ

گولبازار۔ ربوہ

فون:- ۵۳۸

# سرزمین قادیان کا اوّلین دواخانہ

جسے ۱۹۱۱ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے مبارک ہاتھوں سے قائم فرمایا

## —— قدیمی —— اوّلین —— شہرۂ آفاق ——

## حب اطہر (رجسٹرڈ) مکمل کورس بیس روپے ۲۰/-

- دوائی خاص : —— زنانہ امراض کا واحد علاج —— ۱۲- اونس کی قیمت —— دس روپے
- زوجام عشق : —— طاقت کی لاثانی دوا —— قیمت ۶۰ گولی —— پچیس روپے
- حب مفید النساء : بے قاعدگی کا بہترین علاج —— قیمت —— دس روپے
- حب مسان : —— سوکھے کی مجرب دوا —— قیمت —— پانچ روپے
- معین الصحت : تلی - بھبس - خرابی جگر اور یرقان کا علاج - قیمت —— دس روپے

## ہمارا اصول

- صاف ستھرے اجزاء • دیانتدارانہ دواسازی • عمدہ پیکنگ • غریبانہ قیمت • مخلصانہ مشورہ

اور اسی اصول کے تحت ۱۹۱۱ء سے آپ کی خدمت کرتے آرہے ہیں

## مطب حکیم عبدالحمید ابن حکیم نظام جان مرحوم

• چوک ... فون: ۲۵۲۴ بالمقابل ایوان محمودؓ ربوہ

شیزان
گھر بھر کی خوشی
اور صحت کا
ضامن ہے
Peach Jam
HOT
Shezan
شیزان
انٹرنیشنل لمیٹڈ
بیڈن روڈ لاہور

آپ

اپنی ضروریات کے لئے

# میسرز بشیر اینڈ کمپنی

## کی خدمات حاصل کریں

**ایکسپورٹرز اینڈ امپورٹرز**

**گورنمنٹ کے منظور شدہ ٹھیکیدار برائے ملٹری ، ریلوے ، ٹیلیگراف اور ٹیلیفون ، واپڈا اور دوسرے**

**تیار کنندگان** ہارڈویر ۔ تعمیری میٹیریل ۔ ہر قسم کا جوڑ والا اور بغیر جوڑ کا پائپ ۔ ٹیوب ۔ کھمبے ۔ کاسٹ آئرن ۔ اس سے متعلقہ ہر قسم کا سامان۔۔۔

**سٹاکسٹ اینڈ سپلائرز** آئرن اینڈ اسٹیل ۔ جی ، آئی شیٹ ۔ پلیٹ (چادر) ۔ کنڈے والی تار ۔ ہر قسم کا میٹل ۔ زنک ۔ لیڈ ۔ ٹین ۔ کانبہ اوورپلونگ کا ہر قسم کا سامان۔۔۔

ہیڈ آفس :

**حمید منزل نمبر ۸۹ انارکلی لاہور (فون ۵۲۷۸۳)**

برانچیں :

**لوہا مارکیٹ ، لاہور**

**77, KMC گارڈن مارکیٹ ، لارنس روڈ ، کراچی**

**(فون ۷۸۵۶۴)**